چالیس احادیث کا مجموعہ

اربعین عطّاری

مصنف

مولانا محمد یوسف بابا

ناشر

مکتبہ صوت الاولیاء

اننت ناگ (اسلام آباد)، کشمیر

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ

نام کتاب	:	**اربعینِ عطّاری**
مصنف	:	مولانا محمد یوسف بابا
کمپوزنگ	:	زبیر قادری (9867934085)
سن اشاعت اوّل	:	2010ء
سن اشاعت دوم	:	2013ء
سن اشاعت سوم	:	2017ء
صفحات	:	64
باراوّل	:	3100

ناشر

مکتبہ صوت الاولیاء

باغِ نوگام، اننت ناگ (اسلام آباد)، کشمیر

Maktaba Soutul Auliya

Bagi Nowgam, Anantnag, J & K

I.T. Department Soutul Awliya

FOR MORE VISIT OUR OFFICIAL SITE (WWW.TSAJK.ORG)
FOR MORE VISIT OUR OFFICIAL SITE (WWW.TSAJK.ORG) FOR MORE VISIT OUR OFFICIAL SITE (WWW.TSAJK.ORG)

فہرست

نمبر شمار	عنوان	صفحہ شمار	نمبر شمار	عنوان	صفحہ شمار
	نیت کا پھل	8		ہر نیک کام صدقہ ہے	46
	توحید کا پھل	11		بہترین صدقہ	50
	محبت رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم	14		جہنّم کی وادی	53
	اِتباعِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم	16		عمامہ اور شملہ	56
	طالبِ علم کو مجاہد کا ثواب ملتا ہے	18		حیا اور ایمان	
	قاسمِ نعمت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم	20		ختمِ نبوت	59
	حیا ایمان کی ایک بڑی شاخ	22		سچّا امانت دار تاجر	61
	افضل اسلام	25		دیدارِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم	64
	روزانہ ایک حج اور ایک عمرہ	28		جنّت کے باغات	55
	قیامت میں قُربتِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم	32		جنّت اور نماز کی کنجیاں	69
	خرچ میں اعتدال	34		اللہ کے محبوب اور مبغوض مقامات	71
	اصل مالداری	36		امام کے پیچھے قرأت کرنا	74
	گناہوں سے توبہ کرنا ضروری	38		اللہ کا عیال	78
	غیر قوموں سے مشابہت	40		ذکرِ انبیاء علیہم السلام	80
	دوستی اور دین	42		عبادت ہے	82
	جنّت کی ضمانت	44		خاموشی میں نجات	84
	زمین کے خزانوں کی کنجیاں			جھوٹ کی بدبو	
	حیاتِ انبیاء علیہم السلام			خاموشی کی فضیلت	
	رضائے الٰہی اور والدین کی رضا			ویران گھر	
	بڑوں کی عزت اور چھوٹوں پر شفقت			آخری زمانے کے لوگوں کی حالت	
	زیارتِ قبور کا حکم				

ابتدائیہ

یہ بات مسلّم ہے کہ قرآنِ مجید ایسی جامع کتاب ہے جس میں عقائد و اعمال، عبادات و اخلاق، حرام و حلال کے احکام اور بنی نوعِ آدم کی تمام جسمانی اور روحانی (Corporeal & Spiritual) ضرورتوں کو پورا ہونے اور دونوں جہان کی کامیابی و کامرانی حاصل کرنے کے اُصول موجود ہیں۔ لیکن یہ بات بھی صاف ظاہر ہے کہ ان اُصولوں کی ایسی تشریحات جو پیش آنے والی ضروریات کے تمام جزئیات (Particulars) پر منطبق (Equal) ہوجائیں۔ قرآن مجید میں مذکور نہیں، اس لیے جب تک وہ تشریحات (Explanations) سامنے نہ آجائیں، اُس وقت تک قرآنی اُصول (Qur'anic Principles) کے مطابق عمل نہیں ہوسکتا اور کوئی انسان اپنی زندگی کو اُصولِ قرآنیہ کے مطابق بسر نہیں کرسکتا ہے، لہٰذا ایک مسلمان کو بحیثیت مسلمان ہونے کے حدیث کی اشد ضرورت ہے۔

حدیث کی فضیلت کے لیے اتنی بات کافی ہے کہ اس کے قائل (کہنے والا) حضور تاجدارِ انبیا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہیں، جن کے فضائل و مکارم اور محامد و مدائح کا احصار (شمار کرنا) کسی بشر کے لیے ممکن نہیں۔ حضرت امام سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ جو شخص رضائے الٰہی کا متمنی ہو، اس کے لیے میرے علم میں علمِ حدیث سے افضل کوئی عمل نہیں۔ حدیث وہ علم ہے جس کی طرف لوگ اپنے کھانے پینے اور شب و روز کی تمام ضروریات میں محتاج ہیں اور حضرت امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ علمِ حدیث اشرف العلوم ہے، کیوں کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ذاتِ مقدسہ کے ساتھ تعلق اور ربط کا موجب ہے۔ اس علم میں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے اقوال و افعال کی بحث کی جاتی ہے۔

احادیثِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو یاد کرنا اور اُنھیں مسلمانوں تک پہنچانا ایسی فضیلت

I.T. Department Soutul Awliya

FOR MORE VISIT OUR OFFICIAL SITE (WWW.TSAJK.ORG) FOR MORE VISIT OUR OFFICIAL SITE (WWW.TSAJK.ORG) FOR MORE VISIT OUR OFFICIAL SITE (WWW.TSAJK.ORG)

اور اجر وثواب کا موجب ہے کہ ایسا شخص قیامت میں فقہا کے گروہ میں اُٹھایا جائے گا اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اس کے لیے شفیع اور شہید ہوں گے۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

مَنْ حَفِظَ عَلٰی اُمَّتِیْ اَرْبَعِیْنَ حَدِیْثًا مِنْ سُنَّتِیْ اَدْخَلْتُهٗ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ فِیْ شَفَاعَتِیْ۔

یعنی جو میرا کوئی اُمتی چالیس احادیث میری سنّت کی یاد کرلے، وہ قیامت میں میری شفاعت میں داخل ہوگا۔ (جامع صغیر للسیوطی)

مشکوٰۃ شریف کتاب العلم میں ایک اور حدیث اس طرح ہے، حضور شاہ دوعالم نورِ مجسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

مَنْ حَفِظَ عَلٰی اُمَّتِیْ اَرْبَعِیْنَ حَدِیْثًا فِیْ اَمْرِ دِیْنِهَا بَعَثَهُ اللّٰهُ فَقِیْهًا وَّ کُنْتُ لَهٗ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ شَافِعًا وَّشَهِیْدًا۔

یعنی جو شخص دینی معاملات کے متعلق چالیس حدیثیں یاد کرکے میری اُمت تک پہنچا دے گا، اللہ عزوجل اُس کو روزِ قیامت فقیہ اُٹھائے گا اور میں قیامت کے دن اُس کی شفاعت کروں گا اور اُس کے لیے گواہی دوں گا۔

اسی مقصد کے تحت مَیں اس کتاب کو مرتّب کرکے اُمتِ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی نذر کررہا ہوں کہ اللہ کا کوئی نیک بندہ ان احادیثِ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو حفظ کرکے خود کو اس ''بشارتِ عظمیٰ'' کے اُمیدواروں کی مقدس فہرست میں اپنا نام درج کرالے اور اس کے توسّل سے مجھ گنہگار پر بھی اپنے ربّ کریم کا فضل وکرم ہوجائے۔

خاکپائے علمائے کرام

محمد یوسف بابا عطّاری

۱۰/ربیع النور ۱۴۳۱ھ/25فروری2010ء

بروز جمعرات

نیت کا پھل

حدیث نمبر1

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: ''اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّیَّاتِ، وَاِنَّمَا لِامْرِیءٍ مَّانَوٰی، فَمَنْ کَانَتْ هِجْرَتُهٗ اِلَی اللّٰهِ وَاِلٰی رَسُوْلِهٖ، فَهِجْرَتُهٗ اِلَی اللّٰهِ وَاِلٰی رَسُوْلِهٖ، وَمَنْ کَانَتْ هِجْرَتُهٗ اِلٰی دُنْیَا یُصِیْبُهَا اَوِ امْرَاَةٍ یَنْکِحُهَا فَهِجْرَتُهٗ اِلٰی مَا هَاجَرَ اِلَیْهِ۔''[1]☆

ترجمہ:۔ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا فرمانِ عالیشان ہے: ''اعمال (کے ثواب) کا دارومدار صرف نیتوں پر ہے، ہر آدمی کو اس کی نیت کے مطابق اجر ملے گا، سو جس شخص کی ہجرت اللہ عزوجل اور اس کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم (کی رضا) کی خاطر ہو تو اس آدمی کی ہجرت اللہ عزوجل اور اس کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی طرف سمجھی جائے گی اور جس شخص کی ہجرت دنیا حاصل کرنے یا کسی عورت سے نکاح کرنے کی خاطر ہو تو اس کی ہجرت اُس چیز کی طرف سمجھی جائے گی جس کی خاطر اس نے ہجرت کی۔''

فوائد:۔ (1) نیت کا معنٰی ہے قصد اور ارادہ سے کسی کام کو معین کرنا۔

(شرح صحیح مسلم، ج: خامس، ص:۹۲۱)

(2) ہر عمل کی صحت کا اعتبار اس کی نیت سے ہوتا ہے یعنی اگر اس عمل سے اس کا قصد اللہ تعالیٰ کی رضا ہے تو اس کی سب سے زیادہ فضیلت ہے اور اگر اس عمل سے اس کا مقصود جنّت کا حصول ہے تو اس میں بھی فضیلت ہے اور اگر اس عمل سے مقصود دنیا کا حصول ہے تو

[1]☆ صحیح البخاری، رقم الحدیث (۱) کِتَابُ بَدْءِ الْوَحْیِ: بَابٌ کَیْفَ کَانَ بَدْءُ الْوَحْیِ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، صحیح مسلم، رقم الحدیث (4927) کِتَابُ الْاِمَارَةِ: بَابُ قولہ ﷺ ''انما الاعمال بالنیة، جامع ترمذی، رقم الحدیث (1647) ابواب فضائل الجهاد: باب مَا جَاءَ فیمن یقاتل ریاءً وللدنیا، سنن نسائی، رقم الحدیث (75) کتاب الطهارة: باب النیة فی الوضوء، سنن ابن ماجہ، رقم الحدیث: (4227) ابوابُ الزهد: باب النیة، سنن ابوداؤد (2201) کتاب الطلاق۔

IT Department Soutul Awliya

FOR MORE VISIT OUR OFFICIAL SITE (WWW.TSAJK.ORG) FOR MORE VISIT OUR OFFICIAL SITE (WWW.TSAJK.ORG) FOR MORE VISIT OUR OFFICIAL SITE (WWW.TSAJK.ORG)

اگر دنیا کی وہ چیز مباح (جس کا کرنا اور نہ کرنا یکساں ہو) ہے اور اگر وہ ناجائز ہے تو وہ کام ناجائز ہے۔(نعمۃ الباری، ج:۱،ص:۱۱۹)

(3) جو شخص اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رضا کے لیے ہجرت کرے گا تو اس کو ہجرت کا ثواب ملے گا۔

(4) جو شخص دنیا کی کسی چیز یا کسی عورت کی خاطر ہجرت کرے گا تو اس کو دنیا میں اپنا حصہ مل گیا اور آخرت میں اس کا اس ہجرت کی وجہ سے کوئی اجر نہیں ہوگا۔

(5) اگر انسان کئی کاموں کی نیت اکٹھے کرے گا تو اس کو کئی کاموں کا ثواب ملے گا۔

(6) مسلمان کو ہمیشہ اپنی نیت اچھی اور صحیح رکھنی چاہیے کیونکہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشادِ مبارک ہے: "اَلنِّيَّةُ الْحَسَنَةُ تُدْخِلُ صَاحِبَهَا الْجَنَّةَ." [1]

ترجمہ:۔ "اچھی نیت بندے کو جنّت میں داخل کر دیتی ہے۔"

(7) اچھی نیت عمل سے افضل ہے پیارے آقا حضور محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان ہے: "نِيَّةُ الْمُؤْمِنِ خَيْرٌ مِّنْ عَمَلِهٖ." (الجامع الصغیر، رقم (9295) عن انس رضی اللہ عنہ مطبوعہ بیروت)

ترجمہ:۔ مومن کی نیت اس کے عمل سے بہتر ہے۔

مشقی سوالات

سوال 1:۔ حدیث نمبر (1) ترجمہ کے ساتھ زبانی یاد کریں۔

سوال 2:۔ اعمال کا دارومدار کس چیز پر ہے؟

سوال 3:۔ نیت کے کیا معنی ہیں؟

سوال 4:۔ مسلمان کو کیسی نیت رکھنی چاہیے؟

سوال 5:۔ اچھی نیت کا کیا فائدہ ہے؟

۱؎ الجامع الصغیر، رقم الحدیث (9326) بیروت، عن جابر رضی اللہ عنہ

توحید کا پھل

حدیث نمبر 2

عَنْ عُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ مَّاتَ وَهُوَ يَعْلَمُ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ دَخَلَ الْجَنَّةَ." ۲☆

ترجمہ:۔ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: "جس شخص نے اس اعتقاد پر وفات پائی کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے وہ جنّت میں داخل ہوگا۔"

فوائد:۔ (1) (لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ) کا اقرار کرنے والے شخص پر لازم ہے کہ وہ اس کے مطلب کو اچھی طرح سمجھتا ہو جیسا کہ ارشادِ خداوندی ہے: "فَاعْلَمْ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ." (محمد:19)

ترجمہ:۔ تو جان لو کہ اللہ کے سوا کسی کی بندگی نہیں۔ (کنز الایمان)

(2) لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کے دو رکن ہیں: "لَآ اِلٰهَ" جس میں اللہ تعالیٰ کے علاوہ باقی تمام معبودانِ باطلہ کی نفی ہے اور دوسرا رکن "اِلَّا اللّٰهُ" ہے جس میں صرف اللہ عزوجل کی عبادت کا اثبات ہے۔

(3) اہلِ سنّت و جماعت کا مسلک یہ ہے کہ جو شخص بھی توحید و رسالت کے عقیدہ پر فوت ہوا وہ ہر حال میں جنّت میں داخل ہوگا، اگر وہ گناہوں سے بالکل محفوظ تھا مثلاً نابالغ بچہ، وہ شخص جو بلوغت کی ابتدا سے مجنون تھا اور اسی جنون پر فوت ہوا، جس شخص نے تمام گناہوں سے توبہ کر لی اور بعد میں کوئی گناہ نہیں کیا، اور وہ شخص جس نے اللہ تعالیٰ کی توفیق سے زندگی میں کوئی گناہ نہیں کیا، یہ لوگ جنّت میں داخل ہوں گے اور دوزخ میں بالکل داخل نہیں ہوں گے، البتہ ان کا صرف جہنم کو عبور کرنے کے لیے جہنم سے گزر ہوگا۔ (شرح صحیح مسلم،

۲☆ صحیح مسلم، رقم الحدیث (۱۳۶) کتابُ الایمان: بابُ الدلیل علیٰ ان من مات علی التوحید دخل الجنۃ قطعًا۔

FOR MORE VISIT OUR OFFICIAL SITE (WWW.TSAJK.ORG)
FOR MORE VISIT OUR OFFICIAL SITE (WWW.TSAJK.ORG)
FOR MORE VISIT OUR OFFICIAL SITE (WWW.TSAJK.ORG)
IT Department Soutul Awliya

ج:۱،ص:۴۰۷،بحوالہ نووی شرح مسلم)

(۴) جس شخص نے گناہِ کبیرہ کیے ہوں اور توبہ کیے بغیر مرگیا ہو، وہ اللہ تعالیٰ کی مشیّت (مرضی) میں ہے وہ چاہے تو اس کو معاف کردے اور اس کو ابتداءً جنّت میں داخل کردے اور اگر وہ چاہے تو اس کے گناہوں کے حساب سے اس کو عذاب دے اور پھر جنّت میں داخل کردے، لہٰذا جو شخص بھی عقیدہ توحید پر فوت ہوا اس کو دوزخ میں دائمی عذاب نہیں ہوگا، خواہ اس نے گناہِ کبیرہ کیے ہوں جس طرح وہ شخص ہرگز جنّت میں داخل نہیں ہوگا جس کا کفر پر خاتمہ ہوا ہو، خواہ اس نے کتنی ہی نیکیاں کی ہوں۔(شرح صحیح مسلم، ج:۱،ص:۴۰۷)

(5) کلمہ طیبہ کی حیثیت جنّت کی کنجی جیسی ہے جس کے پاس یہ کنجی ہوگی وہ جنّت کا دروازہ کھول کر جنّت میں داخل ہوگا۔ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

"مَفَاتِيحُ الْجَنَّةِ شَهَادَةُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ" (الجامع الصغیر، رقم (8191) عن معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ)

ترجمہ:۔ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کا اقرار کرنا جنّت کی کنجیاں ہیں۔

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ صَحی کورُم — وحی کورُم پُنن پان
وجُودَ ترٲوتھ موجود سورُم — ہرموکھ ڈیوٹھم پُنن پان

(حضرت علمدار کشمیر رضی اللہ عنہ)

مشقی سوالات

(1) سوال:۔ حدیث نمبر (2) ترجمہ کے ساتھ زبانی یاد کریں۔

سوال 2:۔ جس شخص نے توحید و رسالت پر وفات پائی اس کو کہاں داخل کیا جائے گا؟

سوال 3:۔ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کا اقرار کرنے والے پر کیا لازم ہے؟

سوال 4:۔ جس مسلمان نے کبیرہ گناہ کیے اس کے ساتھ کیا کیا جائے گا؟

سوال 5:۔ لا الٰہ الا اللہ کے کتنے رکن ہیں؟

سوال 6:۔ کلمۂ طیبہ کی حیثیت کیسی ہے؟

محبت رسول ﷺ

حدیث نمبر 3

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا يُؤْمِنُ اَحَدُكُمْ حَتّٰى اَكُوْنَ اَحَبَّ اِلَيْهِ مِنْ وَّالِدِهٖ وَوَلَدِهٖ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ۔"[1☆]

ترجمہ:۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور جانِ ایمان، خاتمِ مرسلان محمد رسول اللہ ﷺ کا فرمانِ عالیشان ہے: "تم میں سے کوئی شخص مومن نہیں ہوسکتا جب تک کہ میں اس کے نزدیک اس کے والد، اس کی اولاد اور تمام لوگوں سے زیادہ محبوب نہ ہوجاؤں۔"

فوائد:۔ (1) رسول اللہ ﷺ کی محبت کا سب کی محبتوں پر راجح (غالب) ہونا ضروری ہے، کیونکہ یہ مدارِ ایمان ہے۔

(2) محبت کی دو قسمیں ہیں: ایک "محبت طبعی" اور دوسری "محبت عقلی"۔ محبت طبعی غیر اختیاری ہوتی ہے جیسے ماں باپ، اولاد اور مال و دولت کی محبت۔ اور محبت عقلی اختیاری ہوتی ہے، محبت عقلی سے مراد یہ ہے کہ عقل محبوب چیز کو دوسری چیزوں پر ترجیح دے اور یہ انسان کے اختیار میں ہے اور رسول اللہ ﷺ سے اسی قسم کی محبت کرنا فرض ہے۔

(3) رسول اللہ ﷺ کی محبت مطلقاً فرض ہے، جس شخص میں رسول اللہ ﷺ کی محبت مطلقاً نہ ہو وہ مطلقاً مومن نہ ہوگا اور جس شخص میں کمالِ محبت نہ ہو وہ مومن کامل نہ ہوگا۔

(۴) حضور ﷺ کی محبت باعث دخولِ جنّت ہے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے

[1☆] صحیح بخاری، رقم الحدیث (۱۵) کتاب الایمان: باب حُبّ الرّسول ﷺ من الایمان۔ صحیح مسلم، رقم الحدیث (۱۶۹) کتاب الایمان: باب وجوب محبة رسول الله ﷺ اکثر من الاهل والولد والوالد والناس اجمعین، واطلاق عدم الایمان علی من لم یحبه هذه المحبة۔

FOR MORE VISIT OUR OFFICIAL SITE (WWW.TSAJK.ORG) FOR MORE VISIT OUR OFFICIAL SITE (WWW.TSAJK.ORG) FOR MORE VISIT OUR OFFICIAL SITE (WWW.TSAJK.ORG)

I.T. Department Soutul Awliya

مروی ہے کہ پیارے آقا حضور محمد مصطفےٰ ﷺ نے فرمایا: "مَنْ اَحَبَّنِیْ کَانَ مَعِیَ فِی الْجَنَّۃِ۔" "جو شخص مجھ کو دوست رکھتا ہے وہ میرے ساتھ جنّت میں ہوگا۔" (کتاب الشفاء اردو، ص:397)

مشقی سوالات

سوال1:۔حدیث نمبر(3) ترجمہ کے ساتھ زبانی یاد کریں۔

سوال2:۔کس کی محبت سب محبتوں پر غالب ہونی چاہیے؟

سوال3:۔محبت کی کتنی قسمیں ہیں؟

سوال4:۔رسول اللہ ﷺ سے کس قسم کی محبت رکھنی فرض ہے؟

سوال5:۔جو شخص رسول اللہ ﷺ سے محبت نہ رکھتا ہو کیا وہ مومن ہے؟

سوال6:۔کیا رسول اللہ ﷺ کی محبت باعث دخولِ جنّت ہے؟

اِتباعِ رسول ﷺ

حدیث نمبر4

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: لَا یُؤْمِنُ اَحَدُکُمْ حَتّٰی یَکُوْنَ ھَوَاہُ تَبَعًا لِّمَا جِئْتُ۔ ☆[1]

ترجمہ:۔ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "تم میں سے کوئی شخص مومن نہیں ہوسکتا ہے جب تک کہ اس کی ہوائے نفس میری لائی ہدایت (دین وشریعت) کے تابع نہ ہوجائے۔"

فوائد:۔(1) ایک مسلمان کا ایمان تب ہی کامل ہوجاتا ہے جب اس کی خواہشاتِ نفس پیارے آقا حضور محمد مصطفےٰ ﷺ کی لائی ہوئی ہدایات کے تابع ہوجائے۔

(2) جس نے ھدیٰ (دین وشریعت) کو چھوڑ کر ھویٰ (خواہشاتِ نفس) کی غلامی اختیار کی، گویا اس نے مقصد ایمان کو پامال کیا۔

مشقی سوالات

سوال1:۔حدیث نمبر(4) ترجمہ کے ساتھ زبانی یاد کریں۔

سوال2:۔ایک مسلمان کا ایمان کب مکمل ہوجاتا ہے؟

سوال3:۔ھدیٰ کو چھوڑ کر ھویٰ کی اتباع کرنے والے نے کیا کیا؟

☆[1] مشکوٰۃ المصابیح، کتاب الایمان، بابُ الاِعتصام بالکتاب والسنّۃِ، رقم الحدیث ۱۶۷۔ شرح السُّنّۃِ، ج:۱، کتاب الایمان، باب رد البدع والاھواء، رقم الحدیث ۱۵۴۔

FOR MORE VISIT OUR OFFICIAL SITE (WWW.TSAJK.ORG) FOR MORE VISIT OUR OFFICIAL SITE (WWW.TSAJK.ORG) FOR MORE VISIT OUR OFFICIAL SITE (WWW.TSAJK.ORG)

طالبِ علم کو مجاہد کا ثواب ملتا ہے

حدیث نمبر5

عَنۡ اَنَسِ بۡنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللهُ عَنۡهُ قَالَ: قَالَ رَسُوۡلُ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیۡهِ وَسَلَّمَ: مَنۡ خَرَجَ فِیۡ طَلَبِ الۡعِلۡمِ فَهُوَ فِیۡ سَبِیۡلِ اللهِ حَتّٰی یَرۡجِعَ۔[1]☆

ترجمہ:۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور محمد رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص تلاشِ علم میں نکلا وہ واپسی تک اللہ عزوجل کی راہ میں ہے۔''

فائدہ:۔ (1) جو کوئی (مسلمان) مسئلے پوچھنے کے لیے اپنے گھر سے یا علم کی جستجو میں اپنے وطن سے علماء کے پاس گیا وہ مجاہد فی سبیل اللہ ہے۔

(2) گھر لوٹنے تک وہ غازی کی طرح ہوگا۔

(3) طلب علم کے دوران اس کا سارا وقت اور ہر حرکت عبادت ہوگی۔

(۴) گھر آجانے کے بعد یہ ثواب ختم ہوگا، پھر عمل اور تبلیغ کا ثواب شروع ہوگا۔

(۵) طالبِ علم کو یہ ثواب اس لیے ملتا ہے کیونکہ جہاد کی طرح یہ بھی دین کو رواج دینے، شیطان کو ذلیل کرنے اور کسرِ نفسی کی طرح ہے۔

مشقی سوالات

سوال1:۔ حدیث نمبر(5) ترجمہ کے ساتھ زبانی یاد کریں؟

سوال2:۔ حدیث مذکورہ میں مجاہد فی سبیل اللہ کس کو کہا گیا؟

سوال3:۔ طالب علم گھر لوٹنے تک کس کی طرح ہے؟

سوال4:۔ طالب علم کو عبادت کا ثواب کب تک ملتا ہے؟

سوال5:۔ گھر لوٹنے کے بعد اس کو کس کا ثواب ملے گا؟

سوال6:۔ طالب علم کو یہ ثواب کیوں ملتا ہے؟

---

[1]☆ جامع ترمذی، ابواب العلم، باب فضل طلب العلم، رقم الحدیث ٢٦٤٧، مشکوٰۃ المصابیح، کتاب العلم، رقم الحدیث ٢٢٠۔

FOR MORE VISIT OUR OFFICIAL SITE (WWW.TSAJK.ORG)

قاسمِ نعمت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حدیث نمبر6

عَنۡ مُعَاوِیَةَ رَضِیَ اللهُ عَنۡهُ قَالَ: قَالَ رَسُوۡلُ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیۡهِ وَ سَلَّمَ: ''مَنۡ یُّرِدِ اللهُ بِهٖ خَیۡرًا یُّفَقِّهۡهُ فِی الدِّیۡنِ وَاِنَّمَا اَنَا قَاسِمٌ وَّاللهُ یُعۡطِیۡ۔''[2]☆

ترجمہ:۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسولِ رحمت، قاسمِ نعمت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''جس کے ساتھ اللہ تعالیٰ خیر (بھلائی) کا ارادہ فرماتا ہے تو اس کو دین کی سوجھ بوجھ اور بصیرت عطا فرماتا ہے اور میں ہر نعمت کا تقسیم کرنے والا ہوں اور اللہ تعالیٰ اس کا عطا کرنے والا ہے۔''

فوائد:۔ (1) اس حدیث میں خیر سے مراد دین و دنیا کی بھلائیاں اور نعمتیں ہیں۔

(2) جس شخص کو دینی علم، دینی سمجھ اور دانائی بخشی گئی ہے اس کو دونوں (دین و دنیا) کی نعمتیں اور بھلائیاں عطا کی گئی ہیں۔

(3) فقہ، احکامِ شریعت اور طریقت وحقیقت کو شامل ہے۔

(۴) قرآن وحدیث کے ترجمے اور الفاظ رٹ لینا علمِ دین نہیں بلکہ ان کا سمجھنا علمِ دین ہے، یہی مشکل ہے، اسی کے لیے فقہا کی تقلید کی جاتی ہے۔ اسی وجہ سے تمام مفسرین ومحدثین ائمہ مجتہدین کے مقلد ہوئے۔ (مرأۃ المناجیح)

(5) قرآن وحدیث کا علم کمال نہیں بلکہ ان کا سمجھنا کمال ہے۔ عالمِ دین وہ ہے جس کی زبان پر اللہ عزوجل ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان ہو اور دل میں ان کا فیضان، فیضان کے بغیر فرمان بیکار ہے جیسے بجلی کی سپلائی کے بغیر فٹنگ بیکار ہے۔

(6) دین ودنیا کی ساری نعمتیں علم، مال، اولاد، ایمان وغیرہ دیتا اللہ عزوجل ہے اور بانٹتے

---

[2]☆ صحیح بخاری، کتاب العلم، رقم الحدیث (71)، صحیح مسلم، کتاب الزکوٰۃ، رقم الحدیث (2389)، مشکوٰۃ المصابیح، کتاب العلم، رقم الحدیث (200)

FOR MORE VISIT OUR OFFICIAL SITE (WWW.TSAJK.ORG)

FOR MORE VISIT OUR OFFICIAL SITE (WWW.TSAJK.ORG)

I.T. Department Soutul Awliya

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں، جسے جو ملا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دستِ کرم سے ملا کیونکہ یہاں نہ اللہ کے دین میں کوئی قید ہے نہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تقسیم میں۔

رب ہے معطی یہ ہیں قاسم
رزق اس کا کھلاتے یہ ہیں

(اعلیٰ حضرت)

مشقی سوالات

سوال 1:۔ حدیث نمبر (6) ترجمہ کے ساتھ زبانی یاد کریں۔

سوال 2:۔ خیر سے کیا مراد ہے؟

سوال 3:۔ کس کو دین و دنیا کی نعمتیں اور بھلائیاں عطا کی گئیں؟

سوال 4:۔ فقہ میں کیا کیا شامل ہے؟

سوال 5:۔ علمِ دین کسے کہتے ہیں؟

سوال 6:۔ کیا قرآن وحدیث کا علم کمال ہے؟

سوال 7:۔ عالمِ دین کسے کہتے ہیں؟

سوال 8:۔ دین و دین کی نعمتیں بانٹنے والا کون ہے؟

حیا ایمان کی ایک بڑی شاخ

حدیث نمبر 7

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

"اَلْاِیْمَانُ بِضْعٌ وَّسِتُّوْنَ شُعْبَةً، وَالْحَیَاءُ شُعْبَةٌ مِّنَ الْاِیْمَانِ۔"[1☆]

ترجمہ:۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: "ایمان کی ساٹھ سے زیادہ شاخیں ہیں اور حیا بھی ایمان کی شاخ ہے۔"

فوائد:۔ (1) ایمان کی شاخوں کی تعداد میں اختلاف ہے کیونکہ بخاری، مسلم، ابوداؤد اور ترمذی نے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا ہے کہ ایمان کی ستّر اور کچھ شاخیں ہیں۔ ان ہی محدثین نے بعض اسانید سے ساٹھ اور کچھ شاخوں کی حدیث روایت کی ہے۔

(2) علّامہ بدر الدین عینی حنفی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: "ایمان کی ستّر سے زیادہ شاخیں ہیں۔" ان کی تفصیل اور تعین میں بہت کچھ کہا گیا ہے، خلاصہ یہ ہے کہ ایمان کی اصل تین چیزیں ہیں۔ (1) تصدیق بالقلب (2) اقرار باللسان (3) اور عمل بالارکان۔ تصدیق کے لحاظ سے ایمان کی اکتیس (31) شاخیں ہیں، اقرار کے لحاظ سے سات (7) اور عمل کے لحاظ سے چالیس (40) شاخیں ہیں اور یہ کل اٹھتّر شاخیں ہیں۔ (تفصیل کے لیے دیکھیے عمدۃ القاری شرح صحیح بخاری، شرح صحیح مسلم)

(3) ایمان کے جملہ شعبوں میں حیا ایک عظیم شعبہ ہے، یہاں حیا سے مراد حیاءِ ایمانی ہے۔ حیاءِ ایمانی انسان کی اس خوبی کو کہتے ہیں جو اس کو بہ سبب ایمان فعل قبیح (بُرے

[1☆] صحیح بخاری، کتاب الایمان: بابُ اُمورِ الایمان، رقم الحدیث (9) صحیح مسلم، کتاب الایمان: باب بیان عدد شعب الایمان و افضلها وادناها، وفضیلة الحیاء، و کونه من الایمان، رقم الحدیث (152) جامع ترمذی، ابواب الایمان، رقم الحدیث (2614)۔ سنن ابو داؤد، کتاب السنة، رقم الحدیث (4676)۔ سنن نسائی، کتاب الایمان و شرائعه، رقم الحدیث (5008)، سنن ابن ماجه، کتاب السنة، رقم الحدیث (57)

I.T. Department Soutul Awliya

FOR MORE VISIT OUR OFFICIAL SITE (WWW.TSAJK.ORG) FOR MORE VISIT OUR OFFICIAL SITE (WWW.TSAJK.ORG) FOR MORE VISIT OUR OFFICIAL SITE (WWW.TSAJK.ORG)

کام) سے روکے۔مثلاً : کشفِ عورت اور جماع بین النّاس وغیرہ۔

(4) ایمان کے تمام شعبوں میں حیا ہی ایک ایسا شعبہ ہے جو تمام شعبوں کی طرف داعی ہے اس لیے کہ جو نفس ایک طرف دنیا کی رسوائی اور دوسری طرف آخرت کی بُرائی بڑھ جانے سے خوفزدہ ہے تو وہ یقیناً منہیات ومنکرات سے رُک جائے گا اور کھیل کود نیز فضولیات سے باز آجائے گا اسی لیے کہا گیا ہے کہ:

"حَقِيْقَةُ الْحَيَاءِ اِنَّ مَوْلَاكَ لَا يَرَاكَ حَيْثُ نَهَاكَ۔"

ترجمہ:۔"حیا کی حقیقت یہ ہے کہ تمہارا آقا تم کو وہاں نہ دیکھے جہاں سے اس نے تم کو روکا ہے۔"

(5) انسان جتنا زیادہ باحیا ہوگا اتنی زیادہ اس میں خیر و بھلائی ہوگی۔

(6) حیا ایسی صفت ہے جس کی وجہ سے انسان جنّت کا حقدار بنتا ہے چونکہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

"اَلْحَيَاءُ مِنَ الْاِيْمَانِ، وَالْاِيْمَانُ فِي الْجَنَّةِ، وَالْبَذَاءُ مِنَ الْجَفَاءِ، وَالْجَفَاءُ فِي النَّارِ۔"

ترجمہ:۔"حیا ایمان کا حصہ ہے اور ایمان جنّت میں جانے کا سبب ہے۔ بے حیائی جفا ہے اور جفا جہنم میں جانے کا سبب ہے۔" (جامع ترمذی، ابواب البر والصلۃ، باب ما جاء فی الحیاء، رقم الحدیث (2009))

مشقی سوالات

سوال 1:۔حدیث نمبر (7) ترجمہ کے ساتھ زبانی یاد کریں۔

سوال 2:۔ایمان کی اصل کتنی چیزیں ہیں؟

سوال 3:۔تصدیق، اقرار اور عمل کے لحاظ سے ایمان کی کتنی شاخیں ہیں؟

سوال 4:۔حیاءِ ایمانی کسے کہتے ہیں؟

سوال 5:۔ حیا کی حقیقت کیا ہے؟

سوال 6:• حیا کی وجہ سے انسان کس چیز کا حقدار بنتا ہے؟

افضل اسلام

حدیث نمبر 8

عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالُوْا: يَارَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اَيُّ الْاِسْلَامِ اَفْضَلُ؟ قَالَ: مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِّسَانِهٖ وَيَدِهٖ۔[1]☆

ترجمہ:۔حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا گیا: یارسول اللہ! کس قسم کا اسلام افضل ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا:"(اس شخص کا اسلام) جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں۔"

فوائد:۔(1) اس حدیث شریف میں افضل اسلام سے مراد اسلام کی سب سے افضل خصلت ہے۔

(2) سب سے افضل مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں۔ نہ زبان سے ان کو کوئی تکلیف پہنچے اور نہ ہاتھ سے۔

(3) زبان کی تکلیف سے مراد کسی کو گالی دینا، کسی کی غیبت کرنا، کسی کو طعنہ دینا اور کسی کو ناسزا و نالائق قرار دینا وغیرہ، یہ سب زبان سے اذیت پہنچانا ہے۔

(4) ہاتھ کی تکلیف سے مراد کسی کو مارنا، کسی کا مال غصب کرنا اور ظلم و ستم سے کسی کو رنج پہنچانا وغیرہ، یہ سب ہاتھ سے اذیت پہنچانا ہے۔

(5) مذکورہ حدیث مبارکہ میں زبان کا تذکرہ پہلے اور ہاتھ کا تذکرہ بعد میں کیا گیا کیونکہ زبان کی تکلیف زیادہ سخت ہوتی ہے اور اس کے ذریعہ اذیت پہنچانی عام ہے اور نسبتاً آسان ہے نیز ہاتھ کے ذریعہ صرف حاضرین کو اذیت دی جاسکتی ہے مگر زبان کے ذریعہ اہل زمانہ کے علاوہ گزرے ہوئے اور آنے والے لوگوں کو بھی تکلیف دی جاسکتی ہے۔

[1]☆ صحیح البخاری، کتاب الایمان، باب: ایّ الاسلام افضل؟ رقم الحدیث (11)۔

I.T. Department Soutul Awliya

FOR MORE VISIT OUR OFFICIAL SITE (WWW.TSAJK.ORG) FOR MORE VISIT OUR OFFICIAL SITE (WWW.TSAJK.ORG) FOR MORE VISIT OUR OFFICIAL SITE (WWW.TSAJK.ORG)

تحریر، زبان کے حکم میں ہے بلکہ تحریر میں تو زبان اور ہاتھ دونوں کی شرکت ہو جاتی ہے۔

زبان کی تکلیف دلوں میں زخم ڈال دیتی ہے، عربی شاعر کا ایک شعر ہے:

جَرَاحَاتُ السِّنَانِ لَهَا الْتِّيَامٌ
وَلَا يَلْتَامُ مَاجَرَحَ اللِّسَانُ

ترجمہ:۔ یعنی نیزے کے زخم بھر جاتے ہیں لیکن زبان کا زخم نہیں بھرتا۔

(6) کامل مسلمان وہ ہے جس کی زبان کی اذیتوں اور ہاتھ کی تکلیفوں سے دوسرے لوگ محفوظ رہیں چنانچہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

"اَلْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ النَّاسُ مِنْ لِّسَانِهٖ وَيَدِهٖ۔"

ترجمہ:۔ مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور جس کے ہاتھ سے لوگ محفوظ رہیں۔ (سنن نسائی، کتاب الایمان، رقم الحدیث4998)

مشقی سوالات

سوال1:۔ حدیث نمبر(8) زبانی ترجمہ کے ساتھ یاد کریں۔

سوال2:۔ اس حدیث میں افضل اسلام سے کیا مراد ہے؟

سوال3:۔ کون مسلمان سب سے افضل ہے؟

سوال4:۔ زبان کی تکلیف سے کیا مراد ہے؟

سوال5:۔ ہاتھ کی تکلیف سے کیا مراد ہے؟

سوال6:۔ حدیث مذکورہ میں ہاتھ سے پہلے زبان کا تذکرہ کیوں آیا؟

روزانہ ایک حج اور ایک عمرہ

حدیث نمبر9

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ صَلَّى الْفَجْرَ فِيْ جَمَاعَةٍ ثُمَّ قَعَدَ يَذْكُرُ اللهَ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ كَانَتْ لَهٗ كَاَجْرِ حَجَّةٍ وَعُمْرَةٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: تَامَّةٍ تَامَّةٍ تَامَّةٍ۔[1]☆

ترجمہ:۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: "جس نے نمازِ فجر جماعت سے پڑھی، پھر بیٹھ کر اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتا رہا، یہاں تک کہ سورج نکل گیا، پھر دو رکعتیں پڑھیں تو اسے ایک حج اور ایک عمرے کا ثواب ملے گا۔" راوی کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: "پورا، پورا، پورا، یعنی حج وعمرے کا پورا ثواب۔"

فوائد:۔ (1) نمازِ فجر کے بعد مسجد شریف میں طلوعِ آفتاب تک ذکر، درود شریف، استغفار، تسبیح وغیرہ کرنا بہت ہی اجر وثواب کا کام ہے بلکہ یہ ہمارے پیارے آقا حضور محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی سنّت مبارکہ ہے، چنانچہ حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے:

"اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا صَلَّى الْفَجْرَ جَلَسَ فِيْ مَصَلَّاهُ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ حَسَنًا۔" یعنی حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم جب صبح کی نماز پڑھتے تھے تو نماز کی جگہ پر ہی بیٹھ جاتے تھے یہاں تک کہ سورج اچھی طرح نکل آتا تھا۔ (مسلم، کتاب المساجد، رقم الحدیث 1526، ترمذی، ابواب السفر، رقم الحدیث585)

---

[1]☆ جامع الترمذی، ابواب الصلوٰة عن رسول الله ﷺ، باب مَاذُكِرَ مما يستحبُّ من الجلوس فی المسجد بعد صلاة الصبح حتی تطلع الشمس، رقم الحدیث (586)۔ مشکوٰۃ المصابیح، کتاب الصلوٰة، بابُ الذِّکر بعد الصلوٰة، رقم الحدیث (971)۔

I.T. Department Soutul Awliya

 FOR MORE VISIT OUR OFFICIAL SITE (WWW.TSAJK.ORG) FOR MORE VISIT OUR OFFICIAL SITE (WWW.TSAJK.ORG)

(2) نمازِ فجر کے بعد طلوعِ آفتاب تک مسجد میں ہی بیٹھنے میں چار عبادتیں ہیں (1) اچھوں کی صحبت (2) اللہ کا ذکر (3) مسجد کی حاضری (4) اور نمازِ اشراق کا انتظار۔ ان میں سے ہر عبادت ایک غلام آزاد کرنے سے افضل ہے چونکہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَاَنْ اَقْعُدَ مَعَ قَوْمٍ يَذْكُرُوْنَ اللهَ تَعَالٰى مِنْ صَلَاةِ الْغَدَاةِ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ اَنْ اُعْتِقَ اَرْبَعَةً مِّنْ وُّلْدِ اِسْمَاعِيْلَ۔ الخ

ترجمہ:۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''میرا ایسی قوم کے ساتھ بیٹھنا جو نمازِ فجر سے سورج نکلنے تک اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتی ہے مجھے اس سے زیادہ پیارا ہے کہ اولادِ اسماعیل کے چار غلام آزاد کروں۔ (سنن ابوداؤد، کتاب العلم، رقم الحدیث 3667)

(3) نمازِ فجر کے بعد کشمیر میں اورادِ فتحیہ کا وِرد صدیوں سے چلا آ رہا ہے۔ کشمیر کی اسلامی تاریخ میں اورادِ فتحیہ کا وِرد کبھی بھی بند نہ ہوا۔ یہ احادیثِ مذکورہ پر عمل کرنے کا بہترین طریقہ ہے۔

(4) اورادِ فتحیہ کے بارے میں عالمِ اسلام کے مشہور عالم حضرت امام شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ تحریر فرماتے ہیں:

''پھر فرضِ صبح پڑھے، جب سلام پھیرے اورادِ فتحیہ پڑھنے میں مشغول ہو کہ ایک ہزار چار سو (1400) ولی کامل (اولیائے کاملین) کے متبرک کلام سے جمع ہوا ہے اور فتح ہر ایک کی ان میں سے ایک کلمہ میں ہوئی ہے جو حضوری کے ساتھ اپنے اوپر لازم کرلے، اس کی برکت اور صفائی مشاہدہ کرے گا۔ اور ایک ہزار چار سو ولی (اولیائے کرام) کی ولایت سے حصہ پائے گا۔ واللہ التوفیق۔

اب اگر فضائل اور خواص اس اوراد کے بیان کیے جائیں تو بہت طویل ہو جائے اس واسطے کہ آنحضرت (حضرت امیر کبیر میر سیّد علی ہمدانی رضی اللہ عنہ) نے اپنی ساری عمر میں معمورۂ عالم (دنیا کی بستی) کی تین مرتبہ سیر کی ہے اور چودہ سو ولی کامل (اولیائے کرام)

سے ملے ہیں اور ان میں سے چار سو کو ایک مجلس میں سلطان محمد خدا کے بندے نے دیکھا ہے اور ہر ولی سے رخصت کے وقت دعا اور رقعہ کی التماس کی ہے اور ان رقعوں کو اپنے جامہ پر مرقع کیا ہے، یہ اوراد ہو گئے ہیں۔ منقول ہے انہیں حضرت سے کہ جب بارہویں دفعہ کعبہ شریف کی زیارت کو گیا مسجد اقصیٰ میں پہنچا حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب میں دیکھا کہ اس درویش (حضرت شاہ ہمدان رحمہ اللہ تعالیٰ) کی طرف تشریف لا رہے ہیں۔ میں اٹھا اور آگے گیا اور سلام کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی آستین مبارک سے ایک جزو نکالا اور اس درویش سے فرمایا کہ: ''خُذْ هٰذِهِ الْفَتْحِيَّةَ'' یعنی اس فتحیہ کو لے۔ جب میں نے حضور رسولِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دست مبارک کی طرف نظر کی تو یہی اوراد تھے۔ اس اشارہ سے ان کا نام فتحیہ رکھا گیا۔ (مجموعہ رسائل امام شاہ ولی اللہ، جلد: ۶، ص: 298)

مشقی سوالات

سوال 1:۔ حدیث نمبر (9) ترجمہ کے ساتھ زبانی یاد کریں۔

سوال 2:۔ فجر کی نماز کے بعد کیا کرنا چاہیے؟

سوال 3:۔ فجر کی نماز کے بعد طلوعِ آفتاب تک مسجد میں بیٹھنے سے کتنی عبادتوں کا ثواب ملتا ہے؟

سوال 4:۔ نمازِ فجر کے بعد اورادِ فتحیہ کا وِرد کشمیر میں کب سے جاری ہے؟

سوال 5:۔ اورادِ فتحیہ کتنے اولیائے کاملین کے متبرک کلام سے جمع ہوا ہے؟

سوال 6:۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اورادِ فتحیہ کے بارے میں کیا فرمایا؟

I.T. Department Soutul Awliya

قیامت میں قُربتِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حدیث نمبر10

عَنۡ عَبۡدُ اللّٰہِ بۡنِ مَسۡعُوۡدٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ اَنَّ رَسُوۡلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ قَالَ: اَوۡلَی النَّاسِ بِیۡ یَوۡمَ الۡقِیَامَۃِ اَکۡثَرُھُمۡ عَلَیَّ صَلٰوۃً۔ ☆[1]

ترجمہ:۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور پُرنور شافع یوم النشور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''قیامت کے دن تمام لوگوں میں سب سے زیادہ میرے قریب وہ شخص ہوگا جو سب سے زیادہ درود شریف مجھ پر پڑھتا ہوگا۔

فوائد:۔ (1) حصولِ برکت، ترقی معرفت اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قربت پانے کے لیے کثرتِ دُرود وسلام سے بڑھ کر کوئی ذریعہ نہیں ہے چونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اَکۡثَرُکُمۡ عَلَیَّ صَلٰوۃً اَقۡرَبُکُمۡ مِنِّیۡ مَجۡلِسًا۔" ترجمہ:۔''جو تم میں سے جتنا زیادہ دُرود پڑھنے والا ہوگا وہ اتنا ہی زیادہ میرے قریب ہوگا۔''

(بُستان الواعظین عربی ص: 329، دار الحدیث قاہرہ، بُستان الواعظین اردو، ص: 468، فاروقیہ بک ڈپو دہلی)

(2) امام ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

''اس حدیث میں ایک لطیف اشارہ یہ ہے کہ جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قریب ہوگا گویا کہ وہ رب کریم کے قریب ہوگا، اس کو اللہ تعالیٰ اپنا دیدار بھی عطا فرمائے گا۔ جس خوش نصیب کو رب کا دیدار نصیب ہوجائے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا جوار (پڑوس) نصیب ہوجائے اسے آتشِ نار سے بچا کر جنّت دار القرار میں مقام عطا کیا جائے گا۔''

(بُستان الواعظین اردو ص:469)

---

[1] ☆ جامع الترمذی، رقم الحدیث (484) ابواب الصلوٰۃ، مشکوٰۃ، کتاب الصلوٰۃ، رقم الحدیث (923)

مشقی سوالات

سوال1:۔ حدیث نمبر(10) ترجمہ کے ساتھ زبانی یاد کریں۔

سوال2:۔ قیامت کے دن حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زیادہ نزدیک کون ہوگا؟

سوال3:۔ حصولِ برکت، ترقی معرفت اور قربت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بڑا ذریعہ کیا ہے؟

سوال4:۔ جو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قریب ہوگا وہ اور کس کے قریب ہوگا؟

سوال5:۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قریب جو ہوگا اسے کیا انعام ملے گا؟

I.T. Department South Awliya

FOR MORE VISIT OUR OFFICIAL SITE (WWW.TSAJK.ORG) FOR MORE VISIT OUR OFFICIAL SITE (WWW.TSAJK.ORG) FOR MORE VISIT OUR OFFICIAL SITE (WWW.TSAJK.ORG)

خرچ میں اعتدال

حدیث نمبر11

عَنْ عَبْدُ اللهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَا عَالَ مَنِ اقْتَصَدَ۔" ا☆

ترجمہ:۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص سنبھال کر خرچ کرے، وہ کبھی فقیر نہیں ہوسکتا۔''

فوائد:۔ (1) اللہ کے مقبول بندے خرچ کرتے وقت نہ اسراف اور فضول خرچی کے ذریعہ سے اپنے مال کو بے جا اُڑاتے ہیں اور نہ ہی بخل اور تنگی سے کام لیتے ہیں بلکہ وہ اعتدال اور میانہ روی سے مال خرچ کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سورۂ فرقان آیت نمبر 67 میں ارشاد فرماتا ہے:

وَالَّذِيْنَ اِذَآ اَنْفَقُوْا لَمْ يُسْرِفُوْا وَلَمْ يَقْتُرُوْا وَكَانَ بَيْنَ ذٰلِكَ قَوَامًا۝

یعنی اللہ تعالیٰ کے وہ خاص بندے جب خرچ کرنے لگتے ہیں تو نہ فضول خرچی کرتے ہیں اور نہ تنگی (بخل) کرتے ہیں اور ان کا خرچ کرنا اس کے درمیان اعتدال پر ہوتا ہے۔

(2) آدمی جو کماتا ہے پھر اپنا سرمایہ جمع کرتا ہے اور خرچ کرنے میں اعتدال اور میانہ روی اختیار کرتا ہے تو اس کے مال میں ایسی برکت ہوتی ہے جیسے آدھا مال اس کو بے محنت حاصل ہوا ہو۔ چونکہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ:

"قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَلْاِقْتِصَادُ فِي النَّفَقَةِ نِصْفُ الْمَعِيْشَةِ۔

ترجمہ:۔ حضور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''خرچ کرنے میں میانہ روی

ا☆ بیہقی فی شعب الایمان، رقم الحدیث (6569) باب فی الاقتصاد فی النفقۃ و تحریم اکل المال بالباطل۔

اختیار کرنا معیشت اور روزگار کا آدھا حصہ ہے۔'' (بیہقی فی شعب الایمان، رقم الحدیث 6568)

(3) عقلمند اور دانا وہی شخص ہے جو خرچ کرنے میں میانہ روی اختیار کرے چونکہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: "مِنْ فِقْهِ الرَّجُلِ اَنْ يُّصْلِحَ مَعِيْشَتَهٗ۔"

ترجمہ:۔ ''اپنی معیشت میں اعتدال اختیار کرنا انسان کے دانا ہونے کی علامت ہے۔'' (کنز العمال، الاخلاق، الاقتصاد والرفق فی المعیشۃ، رقم الحدیث 5439)

مشقی سوالات

سوال1:۔ حدیث نمبر (11) ترجمہ کے ساتھ زبانی یاد کریں۔

سوال2:۔ اللہ کے مقبول بندے کس طرح خرچ کرتے ہیں؟

سوال3:۔ میانہ روی کے کیا فائدے ہیں؟

سوال4:۔ دانا ہونے کی علامت کیا ہے؟

I.T. Department Soutul Awliya

FOR MORE VISIT OUR OFFICIAL SITE (WWW.TSAJK.ORG) FOR MORE VISIT OUR OFFICIAL SITE (WWW.TSAJK.ORG) FOR MORE VISIT OUR OFFICIAL SITE (WWW.TSAJK.ORG)

اصل مالداری

حدیث نمبر12

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: لَیْسَ الْغِنٰی عَنْ کَثْرَۃِ الْعَرَضِ، وَلٰکِنَّ الْغِنٰی غِنَی النَّفْسِ۔[1]

ترجمہ:۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''آدمی کا غنی (امیر) ہونا مال کی کثرت سے نہیں ہوتا ہے بلکہ حقیقی غِنا (امیری) تو دل کا غنی ہونا ہے۔''

فوائد:۔ (1) اس حدیث میں مذکور ہے: ''غنی کثرتِ عرض سے نہیں ہوتا۔'' عَرَض (اس میں عین اور راء دونوں پر زبر ہے) سے مراد دنیا کا ساز وسامان اور متاع۔

(نعم الباری، ج:13،ص:843)

(2) کوئی شخص مال واسباب اور ساز وسامان کی کثرت کی وجہ سے غنی نہیں ہوتا، کیونکہ بہت سارے لوگ ایسے ہیں جن کے پاس مال بہت زیادہ ہوتا ہے لیکن وہ فی نفسہٖ فقیر ہوتے ہیں۔

(3) حقیقت میں غنی وہ ہے جو دل سے مستغنی (دولت مند) ہو، جس شخص کے پاس تھوڑا مال ہو اور وہ اس پر قناعت کرے اور زیادہ کی حرص نہ کرے۔ چونکہ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

''قَالَ رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: یَا اَبَا ذَرٍّ، اَتَرٰی کَثْرَۃَ الْمَالِ ھُوا الْغِنٰی؟ قُلْتُ: نَعَمْ یَارَسُوْلَ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ! قَالَ: فَتَرٰی

[1] صحیح البخاری، رقم الحدیث (6446)، کتاب الرقاق، باب الغنی غنی النفس، صحیح مسلم، رقم الحدیث (2420)، کتاب الزکاۃ، باب فضل القناعۃ، جامع الترمذی، رقم الحدیث (2373)، ابواب الزھد، باب ما جاء ان الغنی غنی النفس۔

قِلَّۃَ الْمَالِ ھُوَالْفَقْرَ؟ قُلْتُ: نَعَمْ یَارَسُوْلَ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ، قَالَ: ''اِنَّمَا الْغِنٰی غِنَی الْقَلْبِ، وَالْفَقْرُ فَقْرُ الْقَلْبِ۔''

ترجمہ:۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے ابوذر! کیا تم یہ سمجھتے ہو کہ مال کی کثرت غنیٰ ہے؟ میں نے عرض کیا: جی ہاں یارسول اللہ! اور فرمایا: کیا تم یہ سمجھتے ہو کہ مال کی قلت فقر ہے؟ میں نے عرض کیا: جی ہاں یارسول اللہ! آپ نے فرمایا: ''غنیٰ دل کا غنی ہونا ہے اور فقر دل کا فقر ہے۔'' (صحیح ابن حبان، رقم الحدیث (684) کتاب الرقائق، فتح الباری، کتاب الرقاق)

مشقی سوالات

سوال1:۔حدیث نمبر(12) ترجمہ کے ساتھ زبانی یاد کریں۔

سوال2:۔عرض سے کیا مراد ہے؟

سوال3:۔کثرتِ مال واسباب اور ساز وسامان سے کیا کوئی غنی ہوتا ہے؟

سوال4:۔حقیقت میں غنی کون ہے؟

سوال5:۔حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دل کے غنی کے بارے میں کیا فرمایا؟

I.T. Department Soutul Awliya

گناہوں سے توبہ کرنا ضروری

حدیث نمبر13

عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: **كُلُّ بَنِیْ اٰدَمَ خَطَّاءٌ وَخَيْرُ الْخَطَّائِيْنَ التَّوَّابُوْنَ۔** [1]☆

ترجمہ:۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''بنی آدم میں ہر ایک بہت خطاؤں (گناہوں) کا ارتکاب کرتا ہے لیکن گناہ گاروں میں سب سے بہترین وہ لوگ ہیں جو بہت توبہ کرنے والے ہیں۔''

فوائد:۔ (1) حضرت سہل بن عبداللہ تستری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: "اَلتَّوْبَةُ تَبْدِیْلُ الْحَرَكَاتِ الْمَذْمُوْمَةِ بِالْحَرَكَاتِ الْمَحْمُوْدَةِ۔" یعنی بُرے حرکات (کاموں) کو اچھے حرکات (کاموں) سے بدلنے کو توبہ کہتے ہیں۔

(احیاء العلوم، ج:2،ص:1329)

بعض نے فرمایا:

"اَلتَّوْبَةُ اَلنَّدَمُ عَلٰی مَافَاتَ وَاِصْلَاحُ مَاهُوَ اٰتٍ۔"

''یعنی توبہ کہتے ہیں جو گناہ ہو چکے اس پر نادم ہونا اور جو آنے والا وقت ہے اس میں اپنے عملوں کی اصلاح کر لینا۔''

(2) ہر شخص پر اور ہر حال میں توبہ واجب ہے۔ ارشادِ خداوندی ہے:

"وَتُوْبُوْا اِلَی اللهِ جَمِیْعًا اَیُّهَا الْمُؤْمِنُوْنَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ۔" (النور:31)

ترجمہ:۔ اور اے مومنو! تم سب اللہ تعالیٰ کی جانب توبہ کرو تاکہ تم کامیابی حاصل کرو۔

(3) اللہ تعالیٰ گناہوں سے توبہ کرنے والوں کو پسند فرماتا ہے خواہ ان سے گناہوں کا

---

[1]☆ سنن ابن ماجہ، رقم الحدیث (4251)، ابواب الزھد، بابُ ذکرِ التوبۃ، جامع الترمذی، رقم الحدیث (2499)، ابواب الزھد، باب فی استعظام المؤمن ذنوبہ۔

بار بار ارتکاب ہوا ہو اور وہ بار بار توبہ کریں۔ نیز انھیں بھی پسند فرماتا ہے جو نجاستوں، گندگیوں اور آلودگیوں سے دامن بچا کر نظافت وطہارت اور پاکیزگی وصفائی اختیار کرتے ہیں چونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

"اِنَّ اللهَ یُحِبُّ التَّوَّابِیْنَ وَیُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِیْنَ۔" (البقرۃ:222)

ترجمہ:۔ یقیناً اللہ تعالیٰ بہت توبہ کرنے والوں اور پاک صاف رہنے والوں کو دوست رکھتا ہے۔

مشقی سوالات

سوال1:۔ حدیث نمبر(13) ترجمہ کے ساتھ زبانی یاد کریں۔

سوال2:۔ توبہ کسے کہتے ہیں؟

سوال3:۔ حضرت سہل بن عبداللہ تستری رحمۃ اللہ علیہ نے توبہ کے بارے میں کیا فرمایا؟

سوال4:۔ ہر شخص پر ہر حال میں کیا واجب ہے؟

سوال5:۔ مومنوں کو کامیابی کس سے ملے گی؟

سوال6:۔ اللہ تعالیٰ کن لوگوں کو پسند کرتا اور دوست رکھتا ہے؟

I.T. Department Soutul Awliya

FOR MORE VISIT OUR OFFICIAL SITE (WWW.TSAJK.ORG) FOR MORE VISIT OUR OFFICIAL SITE (WWW.TSAJK.ORG) FOR MORE VISIT OUR OFFICIAL SITE (WWW.TSAJK.ORG)

غیر قوموں سے مشابہت

حدیث نمبر 14

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ : ''مَنْ تَشَبَّهَ بِقَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ ۔''[1]☆

ترجمہ:۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے فرمایا: ''جو شخص کسی قوم سے مشابہت کرے تو وہ اُن ہی میں سے ہوگا۔''

فوائد:۔ (1) جو شخص دنیا میں کفّار، فاسق و بدکار کے سے لباس پہنے، ان کی سی شکل بنائے کل قیامت میں ان کے ساتھ اٹھے گا۔ (مراۃ المناجیح، ج:6،ص:98)

(2) جو متقی مسلمانوں کی سی شکل بنائے، ان کا لباس پہنے، وہ کل قیامت میں ان شاء اللہ متقیوں کے زمرہ میں اٹھے گا۔ غرقِ فرعون کے دن سارے فرعونی ڈوب گئے مگر فرعونیوں کا بہروپیا بچ گیا۔ موسیٰ علیہ السلام نے بارگاہِ الٰہی میں عرض کی: مولیٰ! یہ کیوں بچ گیا؟ فرمایا: اس نے تمہارا روپ بھرا ہوا تھا۔ ہم محبوب کی صورت والے کو بھی عذاب نہیں دیتے۔

(مرأۃ المناجیح، ج:6،ص:99، بحوالہ مرقات)

(3) جو ہیئت (شکل)، جو لباس کفّار کی مذہبی علامت ہے وہ مسلمان کے لیے کفر ہے جیسے پیشانی پر قشقہ (تلک) لگانا یا سر پر چوٹی رکھنا یا کان میں جنیُو باندھنا یا گلے میں عیسائیوں کی طرح صلیب ڈالنا۔ (مرأۃ المناجیح، ج:6،ص:99)

(۴) جو ہیئت و لباس کفّار کی قومی علامت ہے وہ مسلمانوں کے لیے حرام ہے جیسے ہندوانی دھوتی یا عیسائیوں کا ہیٹ ونیکر۔ (مرأۃ المناجیح، ج:6،ص:99)

---

[1]☆ سنن ابوداؤد، رقم الحدیث (4031)، کتاب اللباس، بابُ: فی لُبْسِ الشهرة۔ مشکوٰۃ المصابیح، رقم الحدیث (4347)، کتاب اللباس۔

مشقی سوالات

سوال 1:۔ حدیث نمبر (14) ترجمہ کے ساتھ زبانی یاد کریں۔

سوال 2:۔ کفّار اور فاسق و بدکار کے ساتھ کس کو اُٹھایا جائے گا؟

سوال 3:۔ متقیوں کے ساتھ کس کو اٹھایا جائے گا؟

سوال 4:۔ غرقِ فرعون کے دن کون اور کیوں بچ گیا؟

سوال 5:۔ مسلمانوں کے لیے کفّار کی کون سی شکل وصورت اختیار کرنا کفر ہے؟

سوال 6:۔ مسلمانوں کے لیے کفّار کی کون سی شکل وصورت اختیار کرنا حرام ہے؟

I.T. Department Soutul Awliya

دوستی اور دین

حدیث نمبر15

عَنۡ اَبِیۡ هُرَیۡرَةَ رَضِیَ اللهُ عَنۡهُ قَالَ: قَالَ رَسُوۡلُ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیۡهِ وَسَلَّمَ: ''اَلرَّجُلُ عَلٰی دِیۡنِ خَلِیۡلِهٖ فَلۡیَنۡظُرۡ اَحَدُکُمۡ مَنۡ یُّخَالِلُ۔''[1]☆

ترجمہ:۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''آدمی اپنے دوست کے دین پر ہوتا ہے اس لیے تم میں سے ہر شخص کو یہ دیکھنا چاہیے کہ وہ کس سے دوستی (Freindship) کر رہا ہے۔''

فوائد:۔ (1) اس حدیث مبارک کا مفہوم یہ ہے کہ اچھے انسان کی صحبت سے اچھائی اور بُرے انسان کی صحبت سے بُرائی حاصل ہوتی ہے۔

(2) ہر مسلمان کا فرض ہے کہ اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں سے دوستی اور محبت کرے۔ فسّاق وفجّار (گناہ گار و بدکار) اور بدعقیدہ لوگوں کی صحبت سے دور بھاگے۔ مُبادا (خدا نہ کرے) ان کے بُرے اعمال اور گمراہ کن عقائد اسے بھی لے ڈوبیں۔ (تفسیر ضیاء القرآن، ج:3،ص:362)

(3) قیامت کے دن کافر، کافروں کو دوست بنانے پر نادم ہوگا۔ مسلمان، نیک مسلمانوں کو دوست بنانے پر خوش ہوں۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

''یٰوَیۡلَتٰی لَیۡتَنِیۡ لَمۡ اَتَّخِذۡ فُلَانًا خَلِیۡلًا ۔'' (الفرقان:28)

ترجمہ:۔ (کافر قیامت کے دن کہے گا) ہائے افسوس! میں نے فلاں شخص کو دوست نہ بنایا ہوتا۔

---

[1]☆ جامع الترمذی، رقم الحدیث (2378)، کتاب الزهد، باب الرجل علی دین خلیله۔ بیهقی فی شعب الایمان، رقم الحدیث (9436)، باب فی مباعدة الکفار والمفسدین والمغلظة علیهم

(4) انسان کا حشر اسی کے ساتھ ہوگا جس کے ساتھ اس نے دوستی اور محبت کی ہوگی۔ چونکہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''اَلۡمَرۡءُ مَعَ مَنۡ اَحَبَّ۔'' انسان قیامت کے دن اسی کے ساتھ ہوگا جس کے ساتھ اس کی محبت ہوگی۔ (صحیح بخاری، کتاب الادب، رقم الحدیث 6168)

مشقی سوالات

سوال 1:۔ حدیث نمبر (15) ترجمہ کے ساتھ زبانی یاد کریں۔

سوال 2:۔ اچھے انسان اور بُرے انسان کی صحبت سے کیا حاصل ہوتا ہے؟

سوال 3:۔ ہر مسلمان پر کیا فرض ہے؟

سوال 4:۔ قیامت کے دن کن لوگوں کی دوستی پر ندامت اور کن کی دوستی پر خوشی ہوگی؟

سوال 5:۔ کافر قیامت کے دن کیا کہے گا؟

سوال 6:۔ ہر انسان کا حشر کس کے ساتھ ہوگا؟

I.T. Department Soutul Awliya

جنّت کی ضمانت

حدیث نمبر16

عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "مَنْ يَضْمَنْ لِيْ مَابَيْنَ لَحْيَيْهِ وَمَا بَيْنَ رِجْلَيْهِ اَضْمَنْ لَهُ الْجَنَّةَ۔"[1]☆

ترجمہ:۔ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: "جو مجھے دونوں جبڑوں اور دونوں ٹانگوں کے درمیان والی چیز کی حفاظت کی ضمانت دے، میں اسے جنّت کی ضمانت دیتا ہوں۔"

فوائد:۔ (1) اس حدیث میں دونوں جبڑوں کے درمیان والی چیز سے مراد "زبان" ہے یعنی جو زبان کو جھوٹ، غیبت، چغلی، گالی گلوچ ہر خلافِ شرع بات سے بچائے اس کے لیے جنّت کی ضمانت ہے۔

(2) زبان قدرت کی ایک بہت بڑی نعمت ہے، اسی کے ذریعہ مافی الضمیر کو ادا کرتا ہے۔ اپنی بات دوسروں تک پہنچاتا اور ایک دوسرے سے ہم کلام ہوتا ہے۔ اس سے سرزد ہونے والی غلطی بھی اتنی ہی بڑی ہوتی ہے جتنی عظیم اور اہم یہ ہے، چنانچہ عربی کا مقولہ ہے: "اَللِّسَانُ جِرْمُهٗ صَغِيْرٌ وَجُرْمُهٗ كَبِيْرٌ وَ كَثِيْرٌ۔" یعنی زبان جسم کے لحاظ سے چھوٹی ہے مگر اس کے جرائم اور گناہ نہایت بڑے اور بے شمار ہیں۔

(3) اور دونوں ٹانگوں کے درمیان والی چیز کی حفاظت کی ضمانت سے مراد شرمگاہ کی حفاظت کی ضمانت ہے، یعنی وہ اسے ناجائز جگہ میں استعمال نہ کرے۔

(4) زنا سے بچنا اور پاک دامن رہنا مومنوں اور نیک لوگوں کی صفت ہے، یہ عمل انسان کو جنّت کا مستحق اور وارث بنا دیتا ہے۔

---

[1]☆ صحیح البخاری، رقم الحدیث (4647)، کتاب الرقاق، بابُ حفظِ اللّسان، مشکٰوۃ المصابیح، رقم الحدیث (4816)، کتاب الاداب، باب حفظ اللسان والغیبۃ والشتم

(5) علّامہ ابن بطال رحمۃ اللہ علیہ شارح بخاری لکھتے ہیں:

"دَلَّ الْحَدِيْثُ عَلٰى اَنَّ اَعْظَمَ الْبَلَاءِ عَلَى الْمَرْءِ فِي الدُّنْيَا لِسَانُهٗ وَ فَرْجُهٗ، فَمَنْ وُقِيَ شَرَّهُمَا وُقِيَ اَعْظَمَ الشَّرِّ۔"

"یہ حدیث اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ بلاشبہ دنیا میں بندے کا سب سے بڑا امتحان اس کی زبان اور شرمگاہ کی وجہ سے ہے جو ان دونوں کے شر سے بچا یا گیا، تو وہ سب بڑے شر سے بچایا گیا۔" (شرح صحیح البخاری لابن بطال)

مشق سوالات

سوال 1:۔ حدیث نمبر (16) ترجمہ کے ساتھ زبانی یاد کریں۔

سوال 2:۔ دونوں جبڑوں اور دونوں ٹانگوں والی چیزوں سے کیا مراد ہے؟

سوال 3:۔ زبان کو کن چیزوں سے بچانے پر جنّت کی ضمانت ملے گی؟

سوال 4:۔ بندہ شرمگاہ کو کس چیز سے بچانے پر جنّت کا مستحق بنتا ہے؟

سوال 5:۔ بندے کا سب سے بڑا امتحان کس چیز کی وجہ سے ہوتا ہے؟

I.T. Department Soutul Awliya

زمین کے خزانوں کی کنجیاں

حدیث نمبر 17

عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ يَوْمًا فَصَلّٰى عَلٰى اَهْلِ اُحُدٍ صَلَاتَهُ عَلَى الْمَيِّتِ ثُمَّ انْصَرَفَ اِلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ: اِنِّيْ فَرَطٌ لَكُمْ، وَاَنَا شَهِيْدٌ عَلَيْكُمْ، وَاِنِّيْ وَاللهِ لَاَنْظُرُ اِلٰى حَوْضِي الْاٰنَ، وَاِنِّيْ اُعْطِيْتُ مَفَاتِيْحَ خَزَائِنِ الْاَرْضِ، اَوْ مَفَاتِيْحَ الْاَرْضِ، وَاِنِّيْ وَاللهِ مَا اَخَافُ عَلَيْكُمْ اَنْ تُشْرِكُوْا بَعْدِيْ، وَلٰكِنْ اَخَافُ عَلَيْكُمْ اَنْ تَنَافَسُوْا فِيْهَا ۔ ☆1

ترجمہ:۔ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبیٔ کریم ﷺ ایک دن گھر سے نکلے اور آپ نے اہلِ اُحد پر اس طرح نماز پڑھی جس طرح میّت پر نماز پڑھی جاتی ہے، پھر آپ منبر کی طرف مڑے، پس فرمایا: ''میں تمہارا پیش رَو ہوں اور میں تم پر گواہ ہوں اور بے شک اللہ کی قسم میں اب اپنے حوضِ کوثر کی طرف ضرور دیکھ رہا ہوں اور بے شک مجھے روئے زمین کے خزانوں کی چابیاں عطا کی گئی ہیں۔ اور اللہ کی قسم! بے شک مجھے یہ خطرہ نہیں ہے کہ تم (سب) میرے بعد مشرک ہو جاؤ گے لیکن مجھے تم پر یہ خطرہ ہے کہ تم دنیا میں رغبت کرو گے۔

فوائد:۔ (1) حضور نبی کریم ﷺ کی نگاہِ نبوت مدینہ منورہ میں حوضِ کوثر کو دیکھ رہی ہے، آپ کی نگاہِ نبوت سے کوئی چیز پوشیدہ نہیں ہے۔ چنانچہ حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ اللهَ زَوٰى لِيَ الْاَرْضَ،

☆1 صحیح البخاری، رقم الحدیث (1344)، کتاب الجنائز، بابُ الصلاۃ علی الشھید، صحیح مسلم، رقم الحدیث (5976) کتاب الفضائل، باب اثبات حوض نبینا ﷺ

فَرَأَيْتُ مَشَارِقَهَا وَمَغَارِبَهَا، الخ۔

ترجمہ:۔ کہ حضور محمد رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بے شک اللہ تعالیٰ نے میرے لیے زمین کو سمیٹا، یہاں تک کہ میں نے ساری زمین اور اس کے مشرقوں اور مغربوں کو دیکھ لیا۔

(صحیح مسلم، رقم الحدیث (7358)، کتاب الفتن)

ایک اور حدیث میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور سرورِ عالم ﷺ نے فرمایا:

مَا مِنْ شَيْءٍ لَمْ اَكُنْ اُرِيْتُهُ اِلَّا رَأَيْتُهُ فِيْ مَقَامِيْ حَتَّى الْجَنَّةَ وَالنَّارَ۔ الخ

ترجمہ:۔ کوئی چیز ایسی نہیں جو ہونے والی ہو، مگر میں نے اس کو اس مقام پر دیکھ لیا ہے یہاں تک کہ جنّت و دوزخ کو بھی۔ (صحیح بخاری شریف، رقم الحدیث (86) کتاب العلم)

جنّت ساتوں آسمانوں کے اوپر اور دوزخ ساتوں زمینوں کے نیچے ہے۔ معلوم ہوا نگاہِ مصطفیٰ کی رسائی تحت الثریٰ سے لے کر ثریا بلکہ اس سے بھی وراء الوریٰ تک ہے۔ اسی لیے اعلیٰ حضرت فرماتے ہیں:

سرِ عرش پر ہے تری گذر ۔۔۔ دلِ فرش پر ہے تری نظر
ملکوت و ملک میں کوئی شے ۔۔۔ نہیں وہ جو تجھ پر عیاں نہیں

(2) حضور نبی کریم ﷺ کے نورانی ہاتھوں میں کونین کی نعمتیں مستور (پوشیدہ) ہیں۔ کائنات کی ساری برکتیں اللہ رب العزت نے ان ہی بے مثل ہاتھوں میں پوشیدہ رکھی ہیں، یعنی آپ کو مالک و مختار بنایا ہے۔

(3) شارح بخاری علّامہ غلام رسول سعیدی علیہ الرحمۃ لکھتے ہیں:

''علّامہ ابن التین نے کہا: اس سے مراد وہ فتوحات ہیں جو آپ کے بعد آپ کی امّت کو حاصل ہوئیں اور انہوں نے ان فتوحات سے اموالِ غنیمت کو حاصل کیا اور پہلے بادشاہوں نے جو خزانے جمع کر کے رکھے تھے ان کو حاصل کر لیا اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ زمین کے خزانوں سے مراد معدنیات ہوں۔ (عمدۃ القاری، ج:12، ص:327)

I.T. Department Soutul Awliya

FOR MORE VISIT OUR OFFICIAL SITE (WWW.TSAJK.ORG) FOR MORE VISIT OUR OFFICIAL SITE (WWW.TSAJK.ORG) FOR MORE VISIT OUR OFFICIAL SITE (WWW.TSAJK.ORG)

میں (سعیدی صاحب) کہتا ہوں یہ آخری تفسیر بہت مناسب ہے کیونکہ زمین میں چھپے ہوئے وہ خزانے جو پہلے ظاہر نہیں تھے وہ قدرتی گیس اور تیل ہے جن کو اس زمانے کے مسلمانوں نے حاصل کیا ہے۔ جزائرعرب، عرب امارات، عراق اور ایران اسی سیّال دولت کی وجہ سے مالا مال ہیں۔ (نعمۃ الباری، ج:5،ص:861)

مشقی سوالات

سوال1:۔حدیث نمبر(17) ترجمہ کے ساتھ زبانی یاد کریں۔

سوال2:۔حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہاں سے حوضِ کوثر کو دیکھ رہے تھے؟

سوال3:۔ساری زمین اور اس کے مشرقوں اور مغربوں کو کس نے دیکھ لیا؟

سوال4:۔نگاہِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہاں تک ہے؟

سوال5:۔اللہ تعالیٰ نے کس کو کونین کی نعمتیں عطا کی ہیں؟

سوال6:۔زمین کی فتوحات سے کیا مُراد ہے؟

حیاتِ انبیاء علیہم السلام

حدیث نمبر18

عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: اَکْثِرُوا الصَّلٰوۃَ عَلَیَّ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ، فَاِنَّہٗ مَشْھُوْدٌ تَشْھَدُہُ الْمَلَائِکَۃُ، وَاِنْ اَحَدًا لَنْ یُصَلِّیَ عَلَیَّ اِلَّا عُرِضَتْ عَلَیَّ صَلَاتُہٗ حَتّٰی یَفْرُغَ مِنْھَا، قَالَ: قُلْتُ، وَبَعْدَ الْمَوْتِ؟ قَالَ: وَبَعْدَ الْمَوْتِ، اِنَّ اللّٰہَ حَرَّمَ عَلَی الْاَرْضِ اَنْ تَأْکُلَ اَجْسَادَ الْاَنْبِیَاءِ، فَنَبِیُّ اللّٰہِ حَیٌّ یُرْزَقُ۔ ☆[1]

ترجمہ:۔حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''جمعہ کے دن مجھ پر کثرت سے دُرود بھیجا کرو کیونکہ وہ حاضری کا دن ہے اس میں ملائکہ حاضر ہوتے ہیں اور جو کوئی مجھ پر دُرود بھیجتا ہے وہ مجھ پر پیش ہوتا ہے یہاں تک کہ وہ اس سے فارغ ہو۔ میں (حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ) نے عرض کیا: اور وفات کے بعد بھی (ایسے ہی ہوگا) آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''اور وفات کے بعد بھی پیش ہوگا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے زمین پر حرام کر دیا ہے کہ وہ نبیوں کے جسموں کو کھائے، پس اللہ کا نبی زندہ ہوتا ہے، اسے رزق ملتا ہے۔

فوائد:۔(1) جمعہ کے دن میں رحمت اور برکت کے فرشتے اترتے ہیں اور مسلمانوں کے گھروں، ان کی مجلسوں میں پہنچتے ہیں تاکہ ان کے ساتھ ذکر میں مشغول ہوں اور قیامت کے دن ان کے ایمان اور تقویٰ کی گواہی دیں۔

(2) بہت سارے فرشتے زمین میں گشت لگاتے رہتے ہیں اور جب کوئی دُرود و سلام پڑھتا ہے تو وہ فرشتے بارگاہِ اقدس میں دُرود و سلام پڑھنے والے کے نام و نسب کے

---

[1] ☆سنن ابن ماجہ، رقم الحدیث(1637)، ابواب ما جاء فی الجنائز، باب ذکر وفاتہ ودفنہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ مشکوٰۃ المصابیح، رقم الحدیث(1366)، کتاب الصلوٰۃ، باب الجمعۃ۔

I.T. Department Soutul Awliya

ساتھ پیش کرتے ہیں چنانچہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے:

قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ لِلّٰهِ مَلَائِكَةً سَيَّاحِيْنَ فِي الْاَرْضِ يُبَلِّغُوْنِيْ مِنْ اُمَّتِي السَّلَامَ۔

ترجمہ:۔ سرکارِ دوعالم ﷺ نے فرمایا: ''اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے بہت سے فرشتے ایسے ہیں جو زمین پر پھرتے رہتے ہیں اور میری امت کی طرف سے مجھے سلام پہنچاتے ہیں۔

(سنن نسائی، رقم الحدیث (1283)، کتاب الصلاۃ، باب التسلیم علی النبی ﷺ)

(3) تمام انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام بالخصوص حضور رحمۃ للعالمین ﷺ حیاتِ حقیقی اور جسمانی کے ساتھ زندہ ہیں۔ اپنی نورانی قبروں میں اللہ تعالیٰ کا دیا ہوا رزق کھاتے ہیں۔ نماز پڑھتے ہیں، گوناگوں (طرح طرح کی) لذتیں حاصل کرتے ہیں۔ سنتے ہیں، دیکھتے ہیں، جانتے ہیں، کلام فرماتے ہیں اور سلام کرنے والوں کو جواب دیتے ہیں۔ چلتے پھرتے اور آتے جاتے ہیں۔ جس طرح چاہتے ہیں تصرفات فرماتے ہیں۔ اپنی امتوں کے اعمال کا مشاہدہ فرماتے ہیں اور مستفیضین (فیض چاہنے والوں) کو فیوض و برکات پہنچاتے ہیں۔ (مقالاتِ کاظمی، ج:2، ص:4)

چنانچہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ''اَلْاَنْبِيَاءُ اَحْيَاءٌ فِيْ قُبُوْرِهِمْ يُصَلُّوْنَ۔''

ترجمہ:۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام اپنی قبروں میں زندہ ہیں، نمازیں ادا کرتے ہیں۔''

(مسند ابویعلیٰ، رقم الحدیث (3425)، مسند انس بن مالک، ثابت البنانی)

تو زندہ ہے واللہ تو زندہ ہے واللہ
میری چشم عالم سے چھپ جانے والے

(امام احمد رضا علیہ الرحمہ)

مشقی سوالات

سوال 1:۔ حدیث نمبر (18) ترجمہ کے ساتھ زبانی یاد کریں؟

سوال 2:۔ رحمت اور برکت کے فرشتے کس دن اُترتے ہیں؟

سوال 3:۔ وہ فرشتے کیا کرتے ہیں؟

سوال 4:۔ دُرود وسلام پہنچانے والے فرشتے کس طرح دُرود وسلام بارگاہِ رسول ﷺ میں پیش کرتے ہیں؟

سوال 5:۔ کیا انبیائے کرام علیہ السلام زندہ ہیں؟

سوال 6:۔ کیا انبیائے کرام علیہ السلام کو اپنی قبروں میں رزق دیا جاتا ہے؟

سوال 7:۔ کیا انبیائے کرام علیہ السلام اپنی قبروں میں نماز بھی پڑھتے ہیں؟

I.T. Department Soutul Awliya

رضائے الٰہی اور والدین کی رضا

حدیث نمبر19

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: ”رِضَا اللهِ فِیْ رِضَا الْوَالِدَیْنِ وَسَخَطُ اللهِ فِیْ سَخَطِ الْوَالِدَیْنِ۔“ [☆1]

ترجمہ:۔ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ کی رضامندی ماں باپ کی رضامندی میں ہے اور اللہ تعالیٰ کی ناراضگی ماں باپ کی ناراضگی میں ہے۔“

فوائد:۔ (1) ہر نوجوان بیٹے کی ذمہ داری ہے کہ ہر حال میں ماں باپ کو خوش و خرم اور ہنستا مسکراتا رکھنے کی حتی الامکان کوشش کرے اور ان کی مرضی اور مزاج کے خلاف کبھی کوئی ایسی بات نہ کہے جو ان کو ناگوار گزرے، خصوصاً بڑھاپے میں جب مزاج کچھ چڑچڑا ہو جاتا ہے۔

(2) حضرت نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ والدین کی خوشنودی عین خدا کی خوشنودی ہے اور ان کا قہر خدا کا قہر ہے جس سے اس کے والدین خوش نہیں اس سے اللہ تعالیٰ بھی خوش نہیں۔ (والدین کے حقوق اور اولاد کی ذمہ داریاں، ص:153)

چنانچہ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص اپنے ماں باپ کو روتا ہوا چھوڑ کر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں ہجرت کے لیے بیعت کرنے حاضر ہوا تو حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ”اِرْجِعْ اِلَیْهِمَا وَاَضْحِكْهُمَا كَمَا اَبْكَیْتَهُمَا۔“
یعنی اپنے ماں باپ کے پاس واپس جاؤ اور انہیں ایسے ہی خوش کرو جیسے انہیں رُلایا تھا۔ (الادب المفرد مترجمہ، رقم الحدیث (13)، باب جزاء الوالدین)

☆1 بیہقی فی شعب الایمان، رقم الحدیث (7830)، باب فی برّ الوالدین۔

(3) حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ تین آیات اس طرح نازل ہوئی ہیں کہ ان میں ایک دوسری کے ساتھ ملی ہوئی ہیں، ان میں سے ایک دوسرے کے بغیر قبول نہیں ہوتی ہیں۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

اَطِیْعُوا اللهَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ۔ (النساء:59)

ترجمہ:۔ اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرو اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اطاعت کرو۔

پس جو اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرے اور رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اطاعت نہ کرے تو وہ قبول نہ ہوگی۔

دوسرا ارشادِ خداوندی ہے:

وَاَقِیْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ۔ (البقرہ:43)

ترجمہ:۔ اور نماز قائم کرو اور زکوٰۃ ادا کرو۔

پس جو شخص نماز پڑھتا ہے لیکن زکوٰۃ نہیں دیتا اس کی نماز قبول نہیں ہوتی۔

تیسرا ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

اَنِ اشْكُرْ لِیْ وَلِوَالِدَیْكَ۔ (لقمان:14)

ترجمہ:۔ میرا شکر ادا کرو اور ماں باپ کا شکریہ ادا کرو۔

پس جو شخص اللہ تعالیٰ کا شکریہ ادا کرے لیکن ماں باپ کی ناشکری کرے، اس کا یہ عمل بھی قبول نہیں ہوتا ہے۔ (الکبائر اردو،ص:67-68،تنبیہ الغافلین اردو،ص:136-137)

مشقی سوالات

سوال1:۔ حدیث نمبر(19) ترجمہ کے ساتھ زبانی یاد کریں؟

سوال2:۔ ہر نوجوان بیٹے کی کیا ذمہ داری ہے؟

سوال3:۔ حضرت نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ والدین کے بارے میں کیا فرماتے ہیں؟

سوال4:۔ ہجرت کے لیے بیعت کرنے والے شخص کو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کیا حکم دیا؟

سوال5:۔ جو اللہ کا شکر ادا کرے مگر ماں باپ کی ناشکری کرے، کیا اس کا عمل قبول ہوگا؟

I.T. Department Soutul Awliya

بڑوں کی عزت اور چھوٹوں پر شفقت

حدیث نمبر20

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: "لَیْسَ مِنَّا مَنْ لَمْ یَرْحَمْ صَغِیْرَنَا وَلَمْ یُوَقِّرْ کَبِیْرَنَا، وَیَأْمُرْ بِالْمَعْرُوْفِ وَیَنْہَ عَنِ الْمُنْکَرِ۔ ☆1

ترجمہ:۔حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسولِ رحمت ﷺ نے فرمایا: ''وہ آدمی ہم میں سے نہیں جو چھوٹوں پر رحم نہیں کرتا اور بڑوں کی عزت نہیں کرتا، نیک باتوں کا حکم نہیں کرتا اور بُری باتوں سے نہیں روکتا۔''

فوائد:۔(1) اسلامی معاشرہ میں بوڑھے عمر رسیدہ افراد کو خصوصی مقام حاصل ہے۔ ان کے ادب واحترام کا لحاظ رکھنا اور ان کی تعظیم کرنا بھی ضروری ہے چونکہ حضرت ابوموسیٰ الاشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

"قَالَ رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: اِنَّ مِنْ اِجْلَالِ اللہِ تَعَالٰی اِکْرَامَ ذِی الشَّیْبَةِ الْمُسْلِمِ، وَحَامِلِ الْقُرْاٰنِ غَیْرِ الْغَالِیْ فِیْہِ وَالْجَافِیْ عَنْہُ، وَاِکْرَامَ ذِی السُّلْطَانِ الْمُقْسِطِ۔"

ترجمہ:۔رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بلاشبہ بوڑھے مسلمان، قرآنِ مجید کے عالم جو اس میں تجاوز نہ کرتا ہو اور عادل حاکم کی عزت کرنا، اللہ عزوجل کی عزت کرنے کا حصہ ہے۔'' (سنن ابوداود، رقم الحدیث (4843)، کتاب الادب، باب فی تنزیل الناس)

(2) جولوگ اپنی جوانی میں ضعیفوں و کمزوروں کی عزت وتکریم کریں گے اور ان کی خدمت کریں گے تو اس کے بڑھاپے میں دوسرے لوگ اس کی تعظیم اور خدمت کریں

☆1 جامع الترمذی، رقم الحدیث (1921)، ابواب البر والصلة، باب ماجاء فی رحمة الصبیان، مشکوٰۃ المصابیح، رقم الحدیث (4975)، کتاب الاداب باب الاشفقة والرحمة علی الخلق۔

گے۔ چنانچہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

قَالَ رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: مَا اَکْرَمَ شَابٌّ شَیْخًا لِسِنِّہٖ اِلَّا قَیَّضَ اللہُ لَہٗ مَنْ یُّکْرِمُہٗ عِنْدَ سِنِّہٖ۔

ترجمہ:۔رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''جو جوان کسی عمر رسیدہ (بوڑھے) شخص کی تعظیم کرے گا، تو اللہ تعالیٰ اس کے بڑھاپے کے وقت ایسا شخص مقرر کردے گا، جو اس کی تعظیم کرے گا۔'' (جامع الترمذی، رقم الحدیث (2023)، ابواب البر والصلة)

(3) شفقت کا مطلب نرمی، پیار اور محبت ہے۔ ویسے تو بڑوں کا ادب اور چھوٹوں پر شفقت انسانیت کا عمومی اصول ہے اور ہمارے دین اسلام اور پیارے نبی ﷺ نے اس کی بہت تاکید کی ہے۔ ہمارے پیارے آقا ﷺ بچوں سے خوش طبعی سے ملتے تھے، ان کے سروں پر اپنا دست شفقت پھیرتے تھے۔ محبت اور نرمی سے انہیں بلاتے تھے اور پیار ومحبت سے ہم کلام ہوتے تھے، ان کو کچھ دینا ہوتا تو سب سے پہلے چھوٹے کو دیتے تھے۔

مشقی سوالات

سوال 1:۔حدیث نمبر(20) ترجمہ کے ساتھ زبانی یاد کریں؟

سوال2:۔اسلامی معاشرہ میں بوڑھے کا کیا مقام ہے؟

سوال3:۔کن لوگوں کی عزت کرنا اللہ تعالیٰ کی عزت کرنے کا حصہ ہے؟

سوال 4:۔عمر رسیدہ لوگوں کی عزت کرنے کے بارے میں حضور ﷺ نے کیا فرمایا؟

سوال5:۔شفقت کا کیا مطلب ہے؟

سوال6:۔انسانیت کا عمومی اصول کیا ہے؟

سوال7:۔حضور ﷺ بچوں کے ساتھ کیسا سلوک کرتے تھے؟

I.T. Department Soutul Awliya

FOR MORE VISIT OUR OFFICIAL SITE (WWW.TSAJK.ORG)
FOR MORE VISIT OUR OFFICIAL SITE (WWW.TSAJK.ORG) FOR MORE VISIT OUR OFFICIAL SITE (WWW.TSAJK.ORG)

زیارتِ قبور کا حکم

حدیث نمبر 21

عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ: کُنْتُ نَہَیْتُکُمْ عَنْ زِیَارَۃِ الْقُبُوْرِ، فَزُوْرُوْھَا، فَاِنَّھَا تُزَھِّدُ فِی الدُّنْیَا، وَتُذَکِّرُ الْاٰخِرَۃَ۔☆1

ترجمہ:۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں نے تمہیں قبروں کی زیارت سے منع کیا تھا، لیکن اب تم قبروں کی زیارت کیا کرو، کیونکہ یہ عمل دنیا سے بے رغبتی اور آخرت کی یاد دلانے کا سبب ہوتا ہے۔''

فوائد:۔ (1) ابتدائے اسلام میں لوگ بُت پرستی چھوڑ کر مسلمان ہوئے اور آدابِ قبور سے ناواقف تھے چونکہ بُت پرستی اور قبروں کو سجدہ گاہ بنانے کا زمانہ قریب تھا لہٰذا حضور نبی اکرم ﷺ نے کچھ وقت کے لیے مسلمانوں کو قبروں پر جانے سے منع فرمایا لیکن جب لوگوں کے دلوں میں اسلام اور عقیدہ توحید مضبوط ہوگیا تو آپ نے قبروں پر جانے کی اجازت دے دی۔

(2) زہد وورع کے لیے زیارتِ قبور ایک بہترین عمل ہے۔

(3) آخرت کی یاد سے دنیوی زندگی کی ناپائیداری کا احساس ہوتا ہے اور آخرت کی حقیقی زندگی کے لیے حسنِ عمل کا جذبہ اور رغبت پیدا ہوتی ہے۔ یادِ آخرت کا اہم ذریعہ زیارتِ قبور ہے۔ شہر خموشاں میں جا کر بدرجۂ اتم یہ احساس ہوتا ہے کہ موت کتنی بڑی حقیقت ہے جس کا مزہ ہر شخص چکھے گا۔

☆1 سنن ابن ماجہ، رقم الحدیث (1571)، ابواب ماجاء فی الجنائز، باب ماجاء فی زیارۃ القبور۔
مشکوٰۃ المصابیح، رقم الحدیث (1769)، کتاب الجنائز، باب زیارۃ القبور۔

مشقی سوالات

سوال1:۔ حدیث نمبر (21) ترجمہ کے ساتھ زبانی یاد کریں؟

سوال2:۔ ابتداء اسلام میں زیارتِ قبور سے کیوں منع کیا گیا تھا؟

سوال3:۔ پھر بعد میں زیارتِ قبور کی اجازت کیوں دی گئی؟

سوال4:۔ زُہد وورع حاصل کرنے کا بہترین عمل کیا ہے؟

سوال5:۔ آخرت کی یاد سے کیا احساس ہوتا ہے؟

سوال6:۔ شہر خاموشاں میں جا کر کس بات کا احساس ہوتا ہے؟

I.T. Department Soutul Awliya

FOR MORE VISIT OUR OFFICIAL SITE (WWW.TSAJK.ORG)
FOR MORE VISIT OUR OFFICIAL SITE (WWW.TSAJK.ORG) FOR MORE VISIT OUR OFFICIAL SITE (WWW.TSAJK.ORG)

ہر نیک کام صدقہ ہے

حدیث نمبر22

عَنْ جَابِرِ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ''كُلُّ مَعْرُوْفٍ صَدَقَةٌ۔''[1]☆

ترجمہ:۔حضرت جابر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''ہر نیک کام صدقہ ہے۔''

فوائد:۔(1) صدقہ صدق سے بنا، بمعنیٰ سچائی، چونکہ خیرات سخی کے سچے مومن ہونے کی علامت ہے اس لیے اسے صدقہ کہتے ہیں۔

(2) حدیث مذکورہ سے مراد یہ ہے کہ ہر معمولی نیکی اگر اخلاص سے کی جائے تو اس پر صدقہ کا ثواب ملتا ہے حتیٰ کہ مسلمان بھائی سے میٹھی اور نرم باتیں کرنا بھی صدقہ ہے۔ اب کوئی فقیر بھی یہ نہیں کہہ سکتا کہ میں صدقہ پر قادر نہیں ہوں۔

(3) صدقہ حقیقی مال سے ہوتا ہے اور صدقہ حکمی اعمال سے ہوتا ہے۔

(4) صوفیائے کرام فرماتے ہیں کہ کوئی نیکی حقیر جان کر چھوڑ نہ دو کہ کبھی ایک گھونٹ پانی بھی جان بچا لیتا ہے اور کوئی گناہ حقیر سمجھ کر کر نہ لو کہ کبھی چھوٹی چنگاری گھر پھونک دیتی ہے۔ جیسا کہ حدیث میں ہے کہ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور سرورِ کائنات، فخرِ موجودات، محسنِ انسانیت محمد رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''تَبَسُّمُكَ فِيْ وَجْهِ اَخِيْكَ لَكَ صَدَقَةٌ، وَاَمْرُكَ بِالْمَعْرُوْفِ وَنَهْيُكَ عَنِ الْمُنْكَرِ صَدَقَةٌ، وَاِرْشَادُكَ الرَّجُلَ فِيْ اَرْضِ الضَّلَالِ لَكَ صَدَقَةٌ، وَبَصَرُكَ

[1]☆ صحیح بخاری، رقم الحدیث (6021)، کتاب الادب، باب کل معروف صدقة، صحیح مسلم، رقم الحدیث (۲۳۲۸)، کتاب الزکوٰۃ، باب بیان ان اسم الصدقة، مشکوٰۃ المصابیح، رقم الحدیث (۱۸۹۳)، کتاب الزکوٰۃ، باب فضل الصدقة۔

لِلرَّجُلِ الرَّدِيْءِ الْبَصَرِ لَكَ صَدَقَةٌ، وَاِمَاطَتُكَ الْحَجَرَ وَالشَّوْكَ وَالْعَظْمَ عَنِ الطَّرِيْقِ لَكَ صَدَقَةٌ، وَاِفْرَاغُكَ مِنْ دَلْوِكَ فِيْ دَلْوِ اَخِيْكَ لَكَ صَدَقَةٌ۔''

ترجمہ:۔''تیرا اپنے بھائی کے سامنے مسکرا دینا صدقہ ہے، اور بھلائی کا حکم دینا صدقہ ہے اور بُرائی سے روک دینا صدقہ ہے اور تیرا کسی کو بہک جانے والی زمین میں راستہ دکھا دینا تیرے لیے صدقہ ہے، اور تیرا کسی کمزور نگاہ والے شخص کی مدد کر دینا تیرے لیے صدقہ ہے اور تیرا راستے سے پتھر، کانٹا اور ہڈی ہٹا دینا تیرے لیے صدقہ ہے، اور تیرا اپنے ڈول سے اپنے بھائی کے ڈول میں پانی ڈال دینا تیرے لیے صدقہ ہے۔''

(جامع ترمذی، رقم الحدیث (1956)، ابواب البر والصلة، باب ماجاء فی صنائع المعروف، مشکوٰۃ المصابیح، رقم الحدیث (1916)، کتاب الزکوٰۃ، باب فضل الصدقة)

مشقی سوالات

سوال1:۔حدیث نمبر (22) ترجمہ کے ساتھ زبانی یاد کریں؟

سوال2:۔صدقہ کے کیا معنیٰ ہیں اور خیرات کو صدقہ کیوں کہتے ہیں؟

سوال3:۔معمولی نیکی بھی اگر اخلاص سے کی جائے تو اس پر کس چیز کا ثواب ملے گا؟

سوال4:۔مسلمانوں سے میٹھی اور نرم باتیں کرنا کیا ہے؟

سوال5:۔صدقہ حقیقی اور صدقہ حکمی کس سے ہوتا ہے؟

سوال6:۔آقائے دو جہاں ﷺ نے کن کن باتوں کو صدقہ قرار دیا ہے؟

I.T. Department Soutul Awliya

FOR MORE VISIT OUR OFFICIAL SITE (WWW.TSAJK.ORG) FOR MORE VISIT OUR OFFICIAL SITE (WWW.TSAJK.ORG) FOR MORE VISIT OUR OFFICIAL SITE (WWW.TSAJK.ORG)

بہترین صدقہ

حدیث نمبر23

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ وَ حَکِیْمِ بْنِ حِزَامٍ رَضِیَ اللہُ عَنْھُمَا قَالَا: قَالَ رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: "خَیْرُ الصَّدَقَۃِ مَا کَانَ عَنْ ظَھْرِ غِنًی وَّ ابْدَاْ بِمَنْ تَعُوْلُ۔"[1]☆

ترجمہ:۔ حضرت ابو ہریرہ اور حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''بہترین صدقہ وہ ہے جو بے نیازی کے ساتھ ہو اور دینے کی ابتداء اپنے عیال (گھر والوں) سے کرو۔''

فوائد:۔ (1) صدقہ بہتر وہ ہے کہ صدقہ دینے والا صدقہ دے کر خود بھی خوب غنی رہے یعنی سب خیرات نہ کردے کہ کل کو خود اور اس کے بال بچے بھیک مانگتے پھریں۔

(2) اپنا مال پہلے اپنے پر، پھر اپنے بال بچوں پر، پھر غریب رشتہ داروں پر، پھر دوسروں پر خرچ کرو، چونکہ مومن کو ان سب خرچوں پر صدقہ کا ثواب ملتا ہے۔

(3) اہلِ قرابت کو صدقہ دینے میں صدقہ اور حقِ قرابت بھی ادا ہوتا ہے۔

مشقی سوالات

سوال1:۔ حدیث نمبر (23) ترجمہ کے ساتھ زبانی یاد کریں۔

سوال2:۔ بہتر صدقہ کیا ہے؟

سوال3:۔ مال کس طرح خرچ کرنا چاہیے؟

سوال4:۔ اہلِ قرابت کو صدقہ دینے سے کیا ادا ہوتا ہے؟

---

[1]☆ صحیح البخاری، رقم الحدیث (1426)، کتاب الزکوۃ، باب: لَا صَدَقَۃَ اِلَّا عَنْ ظَھْرِ غِنًی۔ صحیح مسلم، رقم الحدیث (2386)، کتاب الزکوۃ، باب بیان الید العلیا خیر من الید السفلی۔ مشکوۃ المصابیح، رقم الحدیث (1929)، کتاب الزکوۃ، باب افضلِ الصَّدَقَۃِ۔

IT Department Soutul Awliya

جہنّم کی وادی

حدیث نمبر24

عَنْ اَبِیْ بُرْدَۃَ عَنْ اَبِیْہِ رَضِیَ اللہُ عَنْھُمَا اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ: "اِنَّ فِیْ جَھَنَّمَ لَوَادِیًا یُّقَالُ لَہٗ ھَبْھَبُ یَسْکُنُہٗ کُلُّ جَبَّارٍ۔"[2]☆

ترجمہ:۔ حضرت ابو بُردہ رضی اللہ عنہ (تابعی) اپنے والد (حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ) سے روایت کرتے ہیں کہ بے شک حضور رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''بے شک جہنّم میں ایک وادی ہے جس کو ہبہب کہا جاتا ہے اس میں ہر متکبر رہے گا۔''

فوائد:۔ (1) جہنّم کی وادیوں اور جنگلوں میں ایک وادی ہبہب ہے، وہاں کی آگ بہت تیز ہے اور اپنے مجرموں کو یہ آگ بہت جلد پکڑ لے گی، اس لیے اسے ہبہب کہا جاتا ہے۔ وہاں نہایت ذلت وخواری سے مجرموں کو رکھا جائے گا اسی لیے وہ جگہ متکبرین کی ہے چونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

"یُحْشَرُ الْمُتَکَبِّرُوْنَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ اَمْثَالَ الذَّرِّ فِیْ صُوَرِ الرِّجَالِ، یَغْشَاھُمُ الذُّلُّ مِنْ کُلِّ مَکَانٍ، یُسَاقُوْنَ اِلٰی سِجْنٍ فِیْ جَھَنَّمَ یُسَمّٰی بُوْلَسَ تَعْلُوْھُمْ نَارُ الْاَنْیَارِ یُسْقَوْنَ مِنْ عُصَارَۃِ اَھْلِ النَّارِ طِیْنَۃِ الْخَبَالِ۔"

ترجمہ:۔ تکبر کرنے والے قیامت کے دن چیونٹیوں کی طرح جمع کیے جائیں گے، مردوں کی صورت میں ہر جگہ ذلّت چھا جائے گی، ہانکے جائیں گے دوزخ کے ایک قید خانہ کی طرف جسے بولس کہا جاتا ہے۔ آگوں کی آگ ان کو گھیرے گی اور وہ دوزخیوں کی پیپ یعنی طینۃ الخبال پلائے جائیں گے۔ (جامع ترمذی، رقم الحدیث (2492)، ابواب صفۃ القیامۃ)

(2) خود کو افضل، دوسروں کو حقیر جاننے کا نام تکبر ہے چنانچہ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

---

[2]☆ مشکوۃ المصابیح، رقم الحدیث (5698)، کِتَابُ الْفِتَنِ، بَابُ صِفَۃِ النَّارِ وَاَھْلِھَا۔

FOR MORE VISIT OUR OFFICIAL SITE (WWW.TSAJK.ORG)

"اَلْکِبْرُ: بَطَرُ الْحَقِّ وَغَمْطُ النَّاسِ" یعنی تکبر حق کی مخالفت اور لوگوں کو حقیر جاننے کا نام ہے۔(صحیح مسلم، رقم الحدیث (265)، کتاب الایمان)

(3) تکبر کے باعث ابلیس کی ہزاروں سالوں کی عبادت اور علم برباد ہوگیا اور اپنے ایمان سے ہاتھ دھونے پڑے اور مردود وملعون بن گیا۔

تکبر عزازیل را خوار کرد
بہ زندان لعنت گرفتار کرد

مشقی سوالات

سوال1:۔حدیث نمبر(24) ترجمہ کے ساتھ زبانی یاد کریں؟

سوال2:۔ہبہب کیا ہے اور وہاں کن کو رکھا جائے گا؟

سوال3:۔تکبر کسے کہتے ہیں؟

سوال4:۔قیامت کے دن تکبر کرنے والے کس طرح جمع کیے جائیں گے؟

سوال5:۔طینۃ الخبال کیا ہے اور یہ کن کو پلایا جائے گا؟

سوال6:۔تکبر کرنے سے ابلیس کو کیا ہوا؟

عمامہ اور شملہ

حدیث نمبر25

عَنْ عُبَادَةَ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ: "عَلَیْکُمْ بِالْعَمَائِمِ فَاِنَّھَا سِیْمَاءُ الْمَلَائِکَۃِ وَ اَرْخُوْھَا خَلْفَ ظُھُوْرِکُمْ۔"[1☆]

ترجمہ:۔حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''عمامہ باندھا کرو، کیونکہ یہ فرشتوں کی نشانی ہے اور اس کا شملہ اپنے پیچھے رکھا کرو۔''

فوائد:۔(1) عمامہ شریف باندھنا ایک ایسا مقدس عمل ہے جس پر ہمارے پیارے نبی حضور محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مُداومت (ہمیشگی) فرمائی ہے۔

(2) عمامہ شریف اور ٹوپی مبارک پہننا سنّت ہے۔حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: "کَانَ یَلْبَسُ الْقَلَانِسَ تَحْتَ الْعَمَائِمِ وَبِغَیْرِ الْعَمَائِمِ وَیَلْبَسُ الْعَمَائِمَ بِغَیْرِ الْقَلَانِسِ۔"

ترجمہ:۔حضور محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عمامہ شریف کے نیچے ٹوپی پہنتے تھے اور عمامہ کے بغیر ٹوپی اور ٹوپی کے بغیر بھی عمامہ شریف پہنتے تھے۔

(کنز العمال، رقم الحدیث (18286)، کتاب الشمائل)

(3) عمامہ شریف باندھ کر نماز پڑھنا بغیر عمامہ باندھے پڑھنے سے افضل ہے۔
حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:
"رَکْعَتَانِ بِعِمَامَۃٍ خَیْرٌ مِنْ سَبْعِیْنَ رَکْعَۃً بِلَا عِمَامَۃٍ"

ترجمہ:۔''ایسی نماز جو عمامہ باندھ کر پڑھی جائے وہ بغیر عمامے والی ستر رکعتوں سے

1☆ البیہقی فی شعب الایمان، رقم الحدیث (6262)، باب فی الملابس والاوانی، مشکوٰۃ المصابیح، رقم الحدیث (4371)، کتاب اللباس۔

I.T. Department Soutul Awliya

بہتر ہے۔'' (الجامع الصغیر، رقم الحدیث (4468) حرف الراء)

(4) عمامہ شریف باندھنے سے مسلمان کی عزت وشان بڑھ جاتی ہے۔ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: ''اَلْعَمَائِمُ وَقَارٌ لِلْمُؤْمِنِ وَعِزٌّ لِلْعَرَبِ فَاِذَا وَضَعَتِ الْعَرَبُ عَمَائِمَهَا وَضَعَتْ عِزَّهَا۔''

ترجمہ:۔''عمامے مسلمانوں کے وقار اور عرب کی عزت ہیں پس جب عرب عمامے باندھنا چھوڑ دیں گے تو اپنی عزت اتار دیں گے۔''

(کنز العمال، رقم الحدیث (41147) کتاب المعیشۃ والعادات)

مشقی سوالات

سوال1:۔ حدیث نمبر (25) ترجمہ کے ساتھ زبانی یاد کریں؟

سوال2:۔ عمامہ شریف باندھنا کیسا عمل ہے؟

سوال3:۔ کیا عمامہ اور ٹوپی پہننا سنّت ہے؟

سوال4:۔ عمامہ والی نماز کا کتنا ثواب ہے؟

سوال5:۔ عمامہ باندھنے سے مسلمانوں کی کون سی چیز بڑھ جاتی ہے؟

سوال6:۔ عمامہ کن کا وقار اور کن لوگوں کی عزت ہے؟

سوال7:۔ عمامہ نہ باندھنے کے متعلق حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے کیا فرمایا؟

حیا اور ایمان

حدیث نمبر 26

وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ''اِنَّ الْحَيَاءَ وَالْاِيْمَانَ قُرَنَاءُ جَمِيْعًا فَاِذَا رُفِعَ اَحَدُهُمَا رُفِعَ الْاٰخَرُ۔''[1]☆

ترجمہ:۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ سرورِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: ''حیا اور ایمان کو ایک دوسرے سے ملا دیا گیا ہے، جب ان میں سے ایک کو اٹھا لیا جاتا ہے تو دوسرا بھی اُٹھا لیا جاتا ہے۔''

فوائد:۔ (1) حیا انسان کی ایک جبلّی (پیدائشی) اور فطری (Natural) صفت ہے، جس کی وجہ سے انسان قبیح (بُرے) اور ناپسندیدہ کاموں سے پرہیز کرتا ہے۔

(2) حدیث مذکورہ میں ایمان اور حیا کو ایک دوسرے سے ملے ہونے کا ذکر ہے۔ اس لیے کہ حیا اور ایمان رہنے اور جانے میں ساتھ ہیں، جس دل میں ہوں گے دونوں ہوں گے، نہ ہوں گے دونوں نہ ہوں۔ مومن بے حیا نہیں ہوسکتا، کافر حیادار نہیں ہوسکتا۔

(مرأۃ المناجیح، ج:6،ص:437)

(3) شرم وحیا گویا انسانی زندگی کے لیے ایک ضروری حیثیت رکھتی ہے۔ افعال میں ہو، اخلاق میں ہو یا اقوال میں، جس میں حیا کا جذبہ نہ ہو اس کے لیے ہر آن گمراہ ہونے کا خطرہ ہے۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا:

''اِذَا لَمْ تَسْتَحْيِ فَاصْنَعْ مَا شِئْتَ۔''

ترجمہ:۔ جب شرم ہی ختم ہو جائے تو پھر جو چاہو کرو۔''

(صحیح بخاری، رقم الحدیث (6120)، کتاب الادب، باب الحیاء)

[1]☆ مشکوٰۃ المصابیح، رقم الحدیث (5093)، کتاب الادب، بابُ الرِّفْقِ وَالْحَيَآءِ وَحُسْنِ الْخُلُقِ۔

I.T. Department Soutul Awliya

FOR MORE VISIT OUR OFFICIAL SITE (WWW.TSAJK.ORG)
FOR MORE VISIT OUR OFFICIAL SITE (WWW.TSAJK.ORG)

(4) شرم وحیا ایمان کا رکنِ اعلیٰ ہے۔ دنیا والوں سے حیا دنیاوی بُرائیوں سے روک دیتی ہے، دین والوں سے حیا دینی بُرائیوں سے روک دیتی ہے۔ اللہ عزوجل اور رسول اللہ ﷺ سے حیا تمام بدعقیدگیوں، بدعملیوں سے بچالیتی ہے۔ ایمان کی عمارت اسی شرم وحیا پر قائم ہے، درختِ ایمان کی جڑ مؤمن کے دل میں رہتی ہے، اس کی شاخیں جنّت میں ہیں۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضورِ اکرم ﷺ نے فرمایا:

"اَلْحَيَاۤءُ مِنَ الْاِيْمَانِ وَالْاِيْمَانُ فِي الْجَنَّةِ وَالْبَذَاۤءُ مِنَ الْجَفَاۤءِ وَالْجَفَاۤءُ فِي النَّارِ۔"

یعنی "شرم وحیا ایمان سے ہے اور ایمان جنّت میں ہے اور بے حیائی جفا ہے اور جفا آگ میں ہے۔" (جامع ترمذی، رقم الحدیث (2009) باب ماجاء فی الحیاء)

مشقی سوالات

سوال1:۔ حدیث نمبر (26) ترجمہ کے ساتھ زبانی یاد کریں؟

سوال2:۔ حیا کیا ہے؟

سوال3:۔ حیا اور ایمان کا کیسا تعلق ہے؟

سوال4:۔ شرم وحیا انسانی زندگی کے لیے کیوں ضروری ہے؟

سوال5:۔ ایمان کا رکن اعلیٰ کیا ہے؟

سوال6:۔ اللہ عزوجل، دین والوں اور دنیا والوں سے حیا کرنا کن کن بُرائیوں سے روک دیتی ہے؟

سوال7:۔ درختِ ایمان کی جڑ اور شاخیں کہاں ہیں؟

ختمِ نبوت

حدیث نمبر 27

وَعَنِ الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "اِنِّيْ عِنْدَ اللّٰهِ مَكْتُوْبٌ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ، وَاِنَّ اٰدَمَ لَمُنْجَدِلٌ فِيْ طِيْنَتِهٖ، وَسَاُخْبِرُكُمْ بِاَوَّلِ اَمْرِيْ، دَعْوَةُ اِبْرَاهِيْمَ، وَبَشَارَةُ عِيْسٰى، وَرُؤْيَا اُمِّيَ الَّتِيْ رَأَتْ حِيْنَ وَضَعَتْنِيْ وَقَدْ خَرَجَ لَهَا نُوْرٌ اَضَاۤءَ لَهَا مِنْهُ قُصُوْرُ الشَّامِ۔"[1]

ترجمہ:۔ حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ حضور ﷺ نے فرمایا: "میں اللہ کے نزدیک سب نبیوں سے آخری لکھا ہوا تھا اور جبکہ حضرت آدم علیہ السلام اپنے خمیر میں گوندھے ہوئے تھے اور اب میں تم کو اپنی پہلی ولادت بتاتا ہوں، میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دُعا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی بشارت ہوں اور میں اپنی والدہ ماجدہ کا نظارہ ہوں جو انہوں نے میری ولادت کے وقت دیکھا کہ ان سے ایک نور نکلا جس سے شام کے محل روشن ہوگئے۔

فوائد:۔ (1) جس طرح حضور نبی اکرم ﷺ کو خلقت میں شرفِ اوّلیت حاصل ہے اسی طرح آپ ﷺ کو منصب نبوت و رسالت پر فائز کیے جانے میں بھی شرفِ اوّلیت حاصل ہے۔ چونکہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: "قَالُوْا: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ! مَتٰى وَجَبَتْ لَكَ النُّبُوَّةُ؟ قَالَ: وَاٰدَمُ بَيْنَ الرُّوْحِ وَالْجَسَدِ۔"

---

[1] شرح السنة، رقم الحدیث (3520)، کتاب الفضائل، باب فضائل سید الاولین والاخرین ﷺ۔ مسند احمد، رقم الحدیث (17281، 17285)، حدیث العرباض بن ساریہ، مشکوٰۃ المصابیح، رقم الحدیث (5759)، کتاب الفضائل و الشمائل، باب فضائل سید المرسلین ﷺ

I.T. Department Soutul Awliya

FOR MORE VISIT OUR OFFICIAL SITE (WWW.TSAJK.ORG) FOR MORE VISIT OUR OFFICIAL SITE (WWW.TSAJK.ORG) FOR MORE VISIT OUR OFFICIAL SITE (WWW.TSAJK.ORG)

ترجمہ:۔عرض کیا: یارسول اللہ! یہ ارشاد فرمائیے کہ آپ کوشرفِ نبوت سے کب نوازا گیا؟ حضور صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے فرمایا: ''(میں اس وقت بھی نبی تھی) جبکہ حضرت آدم علیہ السلام کی تخلیق ابھی روح اور جسم کے مرحلے میں تھی۔''

(جامع ترمذی، رقم الحدیث (3659)، ابواب المناقب)

(2) وجودِ مصطفےٰ صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم میں جملہ محاسن وکمالاتِ نبوت اس نقطۂ کمال تک پہنچے کہ اب قصرِ نبوت کا اور کوئی گوشہ تشنۂ تکمیل نہ رہا اور نبوت کی رفیع الشان عمارت ہر لحاظ سے مکمل ہوگئی تو نبوت ورسالت کو ختم کر کے آپ صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کے سرِ انور پر ختمِ نبوت کا تاج سجا دیا گیا۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

''وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ۔'' (الاحزاب:40)

ترجمہ:۔''اور لیکن آپ اللہ کے رسول اور تمام انبیاء کے (سلسلۂ نبوت) ختم کرنے والے ہیں۔''

اور حضور رحمتِ عالم صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے اپنے خاتم النبیین ہونے کی خصوصیت کا خود اعلان فرمایا، چونکہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے فرمایا:

''اِنَّ الرِّسَالَةَ وَالنُّبُوَّةَ قَدِ انْقَطَعَتْ فَلَا رَسُوْلَ بَعْدِيْ وَلَا نَبِيَّ۔''

ترجمہ:۔''سلسلۂ نبوت ورسالت منقطع ہو چکا ہے سو میرے بعد نہ کوئی رسول ہوگا اور نہ کوئی نبی۔'' (جامع ترمذی، رقم الحدیث (2372)، ابواب الرؤیا، باب ذھبت النبوۃ و بقیت المبشرات)

(3) حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دُعا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی بشارت جوان مقدس ہستیوں نے ہمارے پیارے آقا حضور محمد مصطفےٰ صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کے بارے میں کی وہ قرآنِ مجید میں سورۂ بقرہ آیت نمبر (129) اور سورۂ صف آیت نمبر (6) میں ہے۔

(4) والدہ ماجدہ کا رؤیا سے مراد خواب نہیں بلکہ نظارہ ہے کیونکہ حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا نے تو خواب ولادت سے پہلے دیکھا تھا، ولادت شریف کے وقت نور سے ملک شام

کے محلّات بیداری میں آنکھوں سے دیکھے تھے۔

(5) معلوم ہوا کہ حضور صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کا میلاد شریف پڑھنا سنّت رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم ہے۔

مشقی سوالات

سوال 1:۔حدیث نمبر (27) ترجمہ کے ساتھ زبانی یاد کریں۔

سوال 2:۔کس پیغمبر کو خِلقت اور منصبِ نبوت ورسالت میں شرفِ اوّلیت حاصل ہے؟

سوال 3:۔نبوت ورسالت کا سلسلہ کس ذاتِ مبارک پر ختم کیا گیا ہے؟

سوال 4:۔محاسن وکمالاتِ نبوت حضور صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کی ذاتِ اقدس میں کہاں تک پہنچے ہیں؟

سوال 5:۔حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دُعا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی بشارت قرآنِ مجید کی کن سورتوں میں ہیں؟

سوال 6:۔حضور صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کی ولادت شریف کے وقت حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا نے کیا دیکھا؟

I.T. Department Soutul Awliya

سچّا امانت دار تاجر

حدیث نمبر28

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:
"اَلتَّاجِرُ الصَّدُوْقُ الْاَمِیْنُ، مَعَ النَّبِیِّیْنَ وَالصِّدِّیْقِیْنَ وَالشُّهَدَاءِ۔"[1]☆

ترجمہ:۔حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''سچّا اور امانت دار تاجر (قیامت کے دن) انبیاء علیہم السلام، صدیقین اور شہداء کے ساتھ ہوگا۔''

فوائد:۔(1) معلوم ہوا کہ دیگر پیشوں سے تجارت اعلیٰ پیشہ ہے۔

(2) اگر تاجر میں دو باتیں پائی جائیں، وہ ہیں سچائی (Truth) اور امانت داری۔ تو قیامت کے دن وہ انبیاء کے ساتھ اٹھایا جائے گا۔

(3) اگر تاجروں میں یہ صفات نہ پائی جائیں بلکہ ان کا مقصد صرف پیسہ حاصل کرنا ہو چاہے دوسروں کی جیب پر ڈاکہ ڈال کر ہو، دھوکے دے کر ہو، فریب دے کر ہو، جھوٹ بول کر ہو، دغا دے کر ہو، کسی بھی ناجائز طریقے سے ہو تو پھر ایسے تاجروں کا حشر فاسقوں اور فاجروں کے ساتھ ہوگا۔ چونکہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اِنَّ التُّجَّارَ یُبْعَثُوْنَ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ فُجَّارًا، اِلَّا مَنِ اتَّقَی اللهَ وَبَرَّ وَصَدَقَ۔"

ترجمہ:۔''تاجر قیامت کے دن گنہگار اٹھائے جائیں گے سوائے اس کے جو اللہ سے ڈرے، نیک کام کرے اور سچ بولے۔'' (جامع ترمذی، رقم الحدیث (1215)، ابواب البیوع، باب ماجاء فی التجار وتسمیة النبی ﷺ ایاهم)

[1]☆ جامع الترمذی، رقم الحدیث (1209)، ابواب البیوع، باب ماجاء فی التجار و تسمیة النبی ﷺ ایاهم۔

مشقی سوالات

سوال 1:۔ حدیث نمبر (28) ترجمہ کے ساتھ زبانی یاد کریں؟

سوال 2:۔ وہ کون سی دو باتیں ہیں جو اگر تاجروں میں پائی جائیں تو وہ قیامت کے دن انبیاء کے ساتھ اُٹھائے جائیں گے؟

سوال 3:۔ جھوٹے، دغاباز اور فریبی تاجروں کا حشر کن کے ساتھ ہوگا؟

I.T. Department Soutul Awliya

FOR MORE VISIT OUR OFFICIAL SITE (WWW.TSAJK.ORG) FOR MORE VISIT OUR OFFICIAL SITE (WWW.TSAJK.ORG) FOR MORE VISIT OUR OFFICIAL SITE (WWW.TSAJK.ORG)

دیدارِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حدیث نمبر 29

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ رَاٰنِیْ فِی الْمَنَامِ فَقَدْ رَاٰنِیْ، فَاِنَّ الشَّیْطَانَ لَا یَتَمَثَّلُ بِیْ۔"[1]☆

ترجمہ:۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:''جس نے مجھے خواب میں دیکھا، اس نے مجھے ہی دیکھا، کیونکہ شیطان میری صورت وشکل اختیار نہیں کرسکتا۔''

فوائد:۔(1)اس حدیث شریف سے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مقام کی رفعت وبلندی ظاہر ہوتی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شکل مبارک کتنی مُطہر (پاک) ہے کہ شیطان میں یہ طاقت نہیں ہے وہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صورتِ مبارکہ میں متمثل ہوسکے۔

(2)جب شیطان خواب میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صورت وشکل بنانے پر قادر نہ ہوگا، لہٰذا جس طرح خواب کی زیارت میں شیطانی رؤیت (Sight) کا شبہ نہیں ہوسکا اسی طرح عالمِ بیداری کی زیارت میں بھی یہ شبہ (Doubt) نہیں کیا جاسکتا۔

(3) اللہ تعالیٰ کے کئی ایسے بندے بھی ہیں جنہوں نے حالتِ بیداری میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کئی مرتبہ زیارت کی۔حالتِ بیداری میں زیارت کی تائید حدیث سے بھی ملتی ہے چنانچہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

"مَنْ رَاٰنِیْ فِی الْمَنَامِ فَسَیَرَانِیْ فِی الْیَقْظَةِ، وَلَا یَتَمَثَّلُ الشَّیْطَانُ بِیْ۔"

یعنی جس نے مجھے نیند میں دیکھا وہ عنقریب مجھے بیداری میں بھی دیکھے گا اور شیطان میری

---

[1]☆صحیح البخاری، رقم الحدیث (110)، کتاب الحلم / صحیح مسلم، رقم الحدیث (5919)، کتاب الرؤیا، باب قول النبی ﷺ من رأنی فی المنام فقد رأنی / مشکوٰۃ المصابیح، رقم الحدیث (4909)، کتاب الرؤیا

I.T. Department Soutul Awliya

مثل نہیں بن سکتا۔'' (صحیح بخاری، رقم الحدیث (6993)، کتاب التعبیر)

مشقی سوالات

سوال1:۔حدیث نمبر (29) ترجمہ کے ساتھ زبانی یاد کریں؟

سوال2:۔کیا شیطان خواب میں کسی کو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صورتِ مبارک بناکر یہ کہہ سکتا ہے کہ میں حضور محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہوں؟

سوال3:۔کیا شیطان بیداری میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صورتِ مبارک بنا سکتا ہے؟

سوال4:۔جس نے خواب میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کی ہو، کیا وہ بیداری میں بھی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دیدار کرے گا؟

جنّت کے باغات

حدیث نمبر30

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "اِذَا مَرَرْتُمْ بِرِيَاضِ الْجَنَّةِ فَارْتَعُوْا، قَالُوْا: وَمَا رِيَاضُ الْجَنَّةِ؟ قَالَ: حِلَقُ الذِّكْرِ." [1]☆

ترجمہ:۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم جنّت کے باغوں سے گزرو، تو اُن میں سے کچھ چر (کھا) لیا کرو۔'' صحابہ نے عرض کیا: جنّت کے باغ کیا ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''ذکر (الٰہی) کے حلقے۔''

فوائد:۔(1) ذکرِ الٰہی روحانی غذا ہے اور ذکر کے حلقے (مجالس) روحانی سبزہ زار اور کیاریاں ہیں۔

(2) پیارے آقا حضور محمد مصطفےٰ ﷺ نے اپنی امّت کو ذکر کے حلقوں اور مجلسوں میں شرکت کی تلقین و تاکید فرمائی ہے کیونکہ یہ ذکرِ الٰہی کے حلقے جنّت میں داخلے کے ذرائع ہیں۔

(3) اس حدیث مبارک سے ثابت ہوا کہ اجتماعی ذکر کرنا جائز بلکہ افضل ہے خواہ یہ اجتماعی ذکر بعد نماز ہو یا کسی اور وقت۔ جو لوگ نماز کے بعد اجتماعی ذکر کو ناجائز کہتے ہیں وہ اس حدیث مبارکہ بلکہ بہت سی احادیث کے خلاف فتویٰ دیتے ہیں۔ چونکہ حضرت ابو ہریرہ اور حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے

[1]☆ جامع ترمذی، رقم الحدیث (3510)، ابواب الدعوات، باب حدیث فی اسماء اللہ الحسنٰی مع ذکرھا تماما۔ مشکوٰۃ المصابیح، رقم الحدیث (2271)، کتاب الدعوات، باب الذکر اللہ عزوجل والتقرب الیہ۔

فرمایا: "لَا يَقْعُدُ قَوْمٌ يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ اِلَّا حَفَّتْهُمُ الْمَلَائِكَةُ، وَغَشِيَتْهُمُ الرَّحْمَةُ، وَنَزَلَتْ عَلَيْهِمُ السَّكِيْنَةُ، وَذَكَرَهُمُ اللّٰهُ فِيْمَنْ عِنْدَهٗ." یعنی جو قوم یا جماعت اللہ عزوجل کے ذکر کے لیے بیٹھتی ہے اس کو فرشتے گھیر لیتے ہیں اور ان کو رحمت ڈھانپ لیتی ہے اور ان پر سکینہ نازل ہوتی ہے اور اللہ تعالیٰ ان کا اپنے فرشتوں میں ذکر کرتا ہے۔'' (صحیح مسلم، رقم الحدیث (6855)، کتاب الذکر والدعاء الخ)

مشقی سوالات

سوال1:۔ حدیث نمبر(30) ترجمہ کے ساتھ زبانی یاد کریں؟

سوال2:۔ ذکرِ الٰہی اور ذکرِ الٰہی کے حلقے کیا ہیں؟

سوال3:۔ حضور ﷺ نے امّت کو ذکر کے حلقے اور مجلسوں میں شرکت کی تلقین و تاکید کیوں فرمائی؟

سوال4:۔ کیا اجتماعی ذکر کرنا جائز ہے؟

سوال5:۔ اجتماعی ذکر کے چند فوائد بیان کریں؟

I.T. Department Soutul Auliya

FOR MORE VISIT OUR OFFICIAL SITE (WWW.TSAJK.ORG) FOR MORE VISIT OUR OFFICIAL SITE (WWW.TSAJK.ORG) FOR MORE VISIT OUR OFFICIAL SITE (WWW.TSAJK.ORG)

جنّت اور نماز کی کنجیاں

حدیث نمبر31

عَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللہُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: ’’مِفْتَاحُ الْجَنَّةِ الصَّلٰوۃُ وَمِفْتَاحُ الصَّلٰوۃِ الطُّھُوْرِ۔‘‘ ☆[1]

ترجمہ:۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: ’’جنّت کی کنجی نماز ہے اور نماز کی کنجی (چابی) طہارت (وضو) ہے۔‘‘

فوائد:۔ (1) تالا بند دروازہ جیسے کنجی کے بغیر نہیں کھل سکتا ویسے آدمی نماز کے بغیر جنّت میں داخل نہیں ہوسکتا ہے۔

(2) نماز بغیر وضو کے ادا نہیں ہوسکتی کیونکہ یہ لازمی اور ضروری ہے۔

(3) جو مومن بندے نماز کی حفاظت کرتے ہیں، جب دنیا سے رخصت ہوکر اپنے رب کے پاس پہنچیں گے، تو اللہ رب العزت انہیں عزت واکرام کے ساتھ جنّتوں میں جگہ دے گا۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

’’وَالَّذِیْنَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ یُحَافِظُوْنَ○ اُولٰٓئِكَ فِیْ جَنّٰتٍ مُّكْرَمُوْنَ○

ترجمہ:۔ اور جو لوگ اپنی نمازوں کی حفاظت کرتے ہیں، وہی لوگ جنّتوں میں معزز و مکرم رہیں گے۔‘‘ (المعارج،34،35)

[1] ☆ مسند احمد، رقم الحدیث (14717)، مسند جابر بن عبداللہ الانصاری، مشکوٰۃ المصابیح، رقم الحدیث (294)، کتاب الطھارۃ۔

مشقی سوالات

سوال1:۔ حدیث نمبر (31) ترجمہ کے ساتھ زبانی یاد کریں۔

سوال2:۔ جنّت کی چابی کیا ہے؟

سوال3:۔ نماز کی چابی کیا ہے؟

سوال4:۔ بغیر وضو کے نماز ادا ہوسکتی ہے؟

سوال5:۔ جو شخص نمازوں کی حفاظت کرے گا اس کو اللہ تعالیٰ کہاں جگہ دے گا؟

I.T. Department Soutul Awliya

اللہ کے محبوب اور مبغوض مقامات

حدیث نمبر32

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "اَحَبُّ الْبِلَادِ اِلَى اللّٰهِ مَسَاجِدُهَا وَاَبْغَضُ الْبِلَادِ اِلَى اللّٰهِ اَسْوَاقُهَا." [1]☆

ترجمہ:۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ کی پسندیدہ ترین جگہ مساجد ہیں اور سب سے ناپسند جگہ بازار ہیں۔''

فوائد:۔(1) مسجد کا لفظ سَجَد سے نکلا ہے جس کا لفظی معنیٰ ہے خشوع وخضوع کے ساتھ سر جھکانا، عبادت کی نیت سے سر کو زمین پر ٹکا دینا۔ لہٰذا مسجد کے لفظی معنیٰ سجدہ کرنے (نماز پڑھنے) کی جگہ۔ اصطلاحِ شریعت میں مسجد اس جگہ کو کہتے ہیں جہاں مسلمان بغیر روک ٹوک کے اللہ عزوجل کی عبادت واطاعت کر سکیں۔

(2) فضیلت وشرف کے دو بڑے سبب ہیں ایک ان کے مکین اور دوسری ان لوگوں کی نیت ومقصد۔ چنانچہ مسجد میں داخل ہونے والا اپنی نیت، اخلاص اور عبادت کی وجہ سے مادیت سے دُور اور رُوحانیت سے قریب ہو جاتا ہے لہٰذا ان وجوہات کی وجہ سے مسجد میں نیکی وبھلائی اور اخلاص کا جذبہ پروان چڑھتا ہے اور مسجد بابرکت جگہ بن جاتی ہے۔ اسی لیے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: "خَیْرُ الْبِقَاعِ الْمَسَاجِدِ." ''زمین میں سب سے بہتر حصہ اللہ کے گھر یعنی مسجدیں ہیں۔'' (الجامع الصغیر، رقم الحدیث (4002)

(3) بازاروں میں عام طور پر جانے والوں کی نیت اور مقصد واضح نہیں ہوتا اور وہاں جھوٹ، دھوکا، بے ایمانی اور جھوٹی قسمیں عام ہوتی ہیں جس کی وجہ سے وہ خطے روحانیت، نیکی اور صداقت سے دور ہو جاتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک ناپسندیدہ بن جاتے ہیں۔ چونکہ

[1] صحیح مسلم، رقم الحدیث (۱۵۲۸)، کتاب المساجد ومواضع الصلاۃ، باب فضل الجلوس فی مصلاہ بعد الصبح، وفضل المساجد۔ مشکوۃ المصابیح، رقم الحدیث (۶۹۶)، باب المساجد ومواضع الصلوۃ

حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: "وَشَرُّ الْبِقَاعِ الْاَسْوَاقُ." ''یعنی زمین میں سب سے خراب حصہ بازار ہیں۔'' (الجامع الصغیر، رقم الحدیث (4002)، حرف الخاء)

مشقی سوالات

سوال1:۔ حدیث نمبر(32) ترجمہ کے ساتھ زبانی یاد کریں۔

سوال2:۔ مسجد کے کیا معنی ہیں؟

سوال3:۔ اصطلاحِ شریعت میں مسجد کسے کہتے ہیں؟

سوال4:۔ فضیلت وشرف کے دو بڑے سبب کیا ہیں؟

سوال5:۔ زمین کا بہتر اور خراب حصہ کیا ہے؟

I.T. Department Soutul Awliya

FOR MORE VISIT OUR OFFICIAL SITE (WWW.TSAJK.ORG) FOR MORE VISIT OUR OFFICIAL SITE (WWW.TSAJK.ORG) FOR MORE VISIT OUR OFFICIAL SITE (WWW.TSAJK.ORG)

امام کے پیچھے قرأت کرنا

حدیث نمبر33

عَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: ''مَنْ کَانَ لَہٗ اِمَامٌ، فَقِرَاءَۃُ الْاِمَامِ لَہٗ قِرَاءَۃٌ۔'' ☆[1]

ترجمہ:۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''جس شخص کا امام ہو تو امام کی قرأت اس کی قرأت ہے۔''

فوائد:۔ (1) اس حدیث مبارکہ سے معلوم ہوا کہ باجماعت نماز میں مقتدی کو سورۂ فاتحہ اور زائد سورہ (ضم سورہ) نہیں پڑھنی چاہیے۔

(2) مقتدی کو امام کی قرأت سننے اور اس وقت خاموش رہنے کا حکم ہے چونکہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

''وَاِذَا قُرِئَ الْقُرْاٰنُ فَاسْتَمِعُوْا لَہٗ وَاَنْصِتُوْا لَعَلَّکُمْ تُرْحَمُوْنَ۔''

(الاعراف:204)

ترجمہ:۔ ''جب قرآن پڑھا جائے تو اس کو غور سے سنو اور خاموش رہو تا کہ تم پر رحم کیا جائے۔''

اس آیت کریمہ کی تفسیر میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم، تابعین کرام اور مفسرین ومحدثین نے لکھا کہ یہ آیت نماز اور خطبہ کے بارے میں نازل ہوئی ہے چونکہ حضرت عبداللہ بن مسعود، حضرت عبداللہ بن عباس، حضرت ابوہریرہ اور حضرت عبداللہ بن معقل رضی اللہ عنہم فرماتے ہیں کہ یہ آیت نماز اور خطبہ کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔ (تفسیر ابن کثیر، تحت سورہ الاعراف:254) بلکہ امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ تو یہاں تک فرماتے ہیں:

---

[1]☆ سنن ابن ماجہ، رقم الحدیث (850)، ابواب اقامۃ الصلوات والسنۃ فیھا، بابٌ: اِذا قراء الامام فانصتوا۔

''اَجْمَعَ النَّاسِ عَلٰی اَنَّ ھٰذِہِ الْاٰیَۃَ فِی الصَّلٰوۃِ۔'' یعنی اس بات پر امّت کا اجماع ہے کہ یہ آیت نماز کے بارے میں نازل ہوئی۔'' (المغنی، ج:1، ص:437) ابن تیمیہ کہتے ہیں: ''فَاِنَّ اللہَ سُبْحَانَہٗ وَتَعَالٰی قَالَ: ''وَاِذَا قُرِئَ الْقُرْاٰنُ فَاسْتَمِعُوْا لَہٗ وَ اَنْصِتُوْا لَعَلَّکُمْ تُرْحَمُوْنَ'' قَالَ اَحْمَدُ: اَجْمَعَ النَّاسُ عَلٰی اَنَّھَا نَزَلَتْ فِی الصَّلٰوۃِ۔'' (فتاوی ابن تیمیہ، ج:12، ص:151)

''اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ''وَاِذَا قُرِئَ الْقُرْاٰنَ الخ'' امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ''لوگوں نے اس پر اجماع کیا ہے کہ یہ آیت نماز کے بارے میں نازل ہوئی۔''

(3) حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بھی ارشاد فرمایا: ''فَاِذَا کَبَّرَ فَکَبِّرُوْا وَاِذَا قَرَأَ فَأَنْصِتُوْا وَاِذَا قَالَ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ وَلَا الضَّالِّیْنَ، فَقُوْلُوْا: اٰمِیْنَ''

ترجمہ:۔ جب امام تکبیر کہے تو تم بھی تکبیر کہو اور جب وہ قرأت کرے تو تم خاموش رہو، اور جب وہ ''غیر المغضوب علیھم ولا الضالین'' کہے تو ''آمین'' کہو۔

(صحیح مسلم، کتاب الصلوٰۃ، باب التشھد فی الصلوٰۃ، رقم الحدیث (904)۔(905)(404)

مشقی سوالات

سوال1:۔ حدیث نمبر(33) ترجمہ کے ساتھ زبانی یاد کریں۔

سوال2:۔ باجماعت نماز میں مقتدی کو سورۂ فاتحہ اور ضم سورہ پڑھنا چاہیے یا نہیں؟

سوال3:۔ قرآنِ مجید کی کس آیت میں امام کی قرأت کے وقت مقتدی کو خاموش رہنے کا حکم ہے؟

سوال4:۔ کن کن صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم نے فرمایا کہ یہ آیت نماز کے بارے میں نازل ہوئی؟

سوال5:۔ ابن تیمیہ اس آیت کے بارے میں کیا لکھتے ہیں؟

FOR MORE VISIT OUR OFFICIAL SITE (WWW.TSAJK.ORG) FOR MORE VISIT OUR OFFICIAL SITE (WWW.TSAJK.ORG) FOR MORE VISIT OUR OFFICIAL SITE (WWW.TSAJK.ORG)

I.T. Department Soutul Awliya

اللہ کا عیال

حدیث نمبر 34

عَنْ اَنَسٍ وَعَنْ عَبْدِاللہِ رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا قَالَا: قَالَ رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: "اَلْخَلْقُ عِیَالُ اللہِ فَاَحَبُّ الْخَلْقِ اِلَی اللہِ مَنْ اَحْسَنَ اِلٰی عِیَالِہٖ۔" [☆1]

ترجمہ:۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''ساری مخلوق اللہ کا عیال (کنبہ) ہے پس اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ وہ محبوب ہے جو اللہ تعالیٰ کے کنبہ کے ساتھ اچھا سلوک کرے۔''

فوائد:۔ (1) عیال کے معنیٰ پروردہ بہت مناسب ہیں، بال بچوں کو عیال اس لیے کہتے ہیں کہ وہ صاحبِ خانہ کے پروردہ ہوتے ہیں۔ قرآنِ کریم فرماتا ہے: "وَوَجَدَکَ عَآئِلًا فَاَغْنٰی۔" (الضحٰی:8)

''اور تمہیں حاجت مند پایا پھر غنی کر دیا۔'' (کنز الایمان) رب تعالیٰ نے تم کو بڑا ہی عیال والا پایا تو تم کو غنی کر دیا کہ تم سارے جہان کو پال لو۔ یہ ہی معنیٰ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کیے۔ دیکھو بخاری شریف کتاب التفسیر یہ ہی آیت۔ اللہ تعالیٰ سب کا رزّاق ہے مخلوق اس کی مرزوق ہیں لہٰذا اس کی عیال ہے۔ (مرآۃ المناجیح، ج:6، ص:394)

(2) جیسے تم اس شخص سے بہت خوش ہوتے ہو جو تمہارے غلاموں، لونڈیوں، بال بچوں سے اچھا سلوک کرے کیونکہ وہ تمہارے پروردہ ہیں ایسے ہی جو کوئی اللہ کی مخلوق سے بھلائی کرے اللہ تعالیٰ اس سے خوش ہوتا ہے اور لوگوں کو زیادہ زیادہ نفع پہنچانے والا سب سے بہترین انسان ہے چونکہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

☆1 مشکوٰۃ المصابیح، رقم الحدیث (4999)، کتاب الاٰداب، باب الشفقۃ والرحمۃ علی الخلق، للبیہقی فی شعب الایمان، رقم الحدیث (7448)، باب فی طاعۃ اولی الامر

فرمایا:

"خَیْرُ النَّاسِ اَنْفَعُھُمْ لِلنَّاسِ۔"

یعنی بہترین لوگ وہ ہیں جو بندگانِ خدا کو زیادہ نفع (فائدہ) پہنچائے۔'' (الجامع الصغیر، رقم الحدیث (4044)، حرف الخاء)

مشقی سوالات

سوال1:۔ حدیث نمبر (34) ترجمہ کے ساتھ زبانی یاد کریں۔

سوال2:۔ عیال کے کیا معنی ہیں، بال بچّوں کو عیال کہا جاتا ہے؟

سوال3:۔ مخلوق اللہ تعالیٰ کی عیال کیوں ہیں؟

سوال4:۔ اللہ تعالیٰ کس سے خوش ہوتا ہے؟

سوال5:۔ بہترین لوگ کون ہیں؟

I.T. Department Soutul Awliya

FOR MORE VISIT OUR OFFICIAL SITE (WWW.TSAJK.ORG) FOR MORE VISIT OUR OFFICIAL SITE (WWW.TSAJK.ORG) FOR MORE VISIT OUR OFFICIAL SITE (WWW.TSAJK.ORG)

ذکرِ انبیاء علیہم السلام عبادت ہے

حدیث نمبر35

حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

''ذِكْرُ الْاَنْبِيَآءِ مِنَ الْعِبَادَةِ، وَذِكْرُ الصَّالِحِيْنَ كَفَّارَةٌ، وَذِكْرُ الْمَوْتِ صَدَقَةٌ، وَذِكْرُ الْقَبْرِ يُقَرِّبُكُمْ مِنَ الْجَنَّةِ۔''[1]

ترجمہ:۔ ''انبیائے کرام علیہم السلام کا ذکر (کمالات و معجزات کا بیان) عبادت سے ہے اور نیک بندوں کا ذکر گناہوں کا کفارہ ہے، اور موت کا ذکر (یاد) صدقہ ہے اور قبر کا ذکر جنّت کے قریب کرتی ہے۔''

فوائد:۔ (1) انبیائے کرام علیہم السلام اور بزرگانِ دین واولیائے کرام اللہ تعالیٰ کے عاشق ہیں اس لیے ان کا تذکرہ کرنے سے محبتِ الٰہی پیدا ہوتی ہے اور محبتِ الٰہی عبادت کی اصل ہے اس لیے ان نفوسِ قدسیہ کے ذکر کو عبادت اور کفّارہ قرار دیا گیا۔

(2) جب انبیاء اور اولیاء کا ذکر عبادت اور گناہوں کا کفّارہ ہے تو حضور سیّد الانبیاء محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ذکرِ مبارک کس درجہ کی عبادت اور کس قدر باعث رحمت و برکت اور کفّارۂ سیئات ہوگا۔ بلاشبہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ذکرِ مبارک سرمایۂ ایمان اور تسکین دل وجان ہے۔

(3) موت اور قبر کی یاد گناہوں کو زائل کرتی ہے اور زُہد پیدا کرتی ہے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: دنیا میں بہتر زُہد موت کی یاد ہے اور بہتر عبادت تفکّر ہے جس کو موت کی یاد خوفزدہ کرتی ہو اس کی قبر جنّت کا باغ بن جائے گی۔ (موت کا مزہ، ص:18 بحوالہ دیلمی شریف)

[1] الجامع الصغیر، رقم الحدیث (4331) حرف الذال، الجزء الثانی، بیروت

مشقی سوالات

سوال 1:۔ حدیث نمبر (35) ترجمہ کے ساتھ زبانی یاد کریں۔

سوال 2:۔ اللہ تعالیٰ کے عاشق کون ہیں؟

سوال 3:۔ کن کا تذکرہ کرنے سے محبت الٰہی پیدا ہوتی ہے؟

سوال 4:۔ عبادت کی اصل کیا ہے؟

سوال 5:۔ کن لوگوں کا تذکرہ کفّارۂ گناہ اور عبادت ہے؟

سوال 6:۔ کن کا ذکر مبارک سرمایۂ ایمان ہے؟

I.T. Department Soutul Awliya

FOR MORE VISIT OUR OFFICIAL SITE (WWW.TSAJK.ORG)
FOR MORE VISIT OUR OFFICIAL SITE (WWW.TSAJK.ORG)
FOR MORE VISIT OUR OFFICIAL SITE (WWW.TSAJK.ORG)

خاموشی میں نجات

حدیث نمبر36

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِیَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ صَمَتَ نَجَا۔"☆١

ترجمہ:۔حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:''جو خاموش(Silent) رہا وہ نجات پا گیا۔''

فوائد:۔(1) زبان کا روکنا بہت مشکل ہے، اکثر لوگ اس کو قابو میں نہیں رکھ سکتے جو جی میں آتا ہے کہہ ڈالتے ہیں پھر پچھتاتے ہیں۔

(2) آدمی کو چاہیے کہ اگر اچھی بات ہو تو اسے منہ سے نکالے اور بُری بات جیسے جھوٹ، غیبت، بہتان، فضول اور بے کار باتوں سے ہمیشہ بچتا رہے۔

(3) جس شخص نے خاموشی اختیار کی وہ دونوں جہاں کی بلاؤں سے محفوظ رہا۔حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! نجات کی کیا صورت ہے؟ آپ نے فرمایا: "اَمْسِكْ عَلَيْكَ لِسَانَكَ، وَلْيَسَعْكَ بَيْتُكَ، وَابْكِ عَلٰى خَطِيْئَتِكَ۔" یعنی اپنی زبان کو قابو میں رکھو اور اپنے گھر میں رہو اور اپنے گناہوں پر روتے رہو۔'' (جامع ترمذی، کتاب الزھد، رقم الحدیث (2456) باب ماجاء فی حفظ اللسان)

مشقی سوالات

سوال1:۔حدیث نمبر (36) ترجمہ کے ساتھ زبانی یاد کریں۔

سوال2:۔کس چیز کو نہ روکنے سے انسان پچھتاتے ہیں؟

سوال3:۔آدمی کو زبان کے بارے میں کیا کرنا چاہیے؟

سوال4:۔دونوں جہاں کی بلاؤں سے کون محفوظ رہتا ہے؟

☆ جامع الترمذی، رقم الحدیث (2501)، ابواب صفة القیامة، باب فی استعظام المومن ذنوبه، مشکوٰة المصابیح، رقم الحدیث (4836) بابُ حفظ اللسان والغیبة والشتم۔

جھوٹ کی بدبو

حدیث نمبر37

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "اِذَا كَذَبَ الْعَبْدُ تَبَاعَدَ عَنْهُ الْمَلَكُ مِيْلًا مِنْ نَتْنِ مَا جَآءَ بِهٖ۔"☆٢

ترجمہ:۔حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب بندہ جھوٹ بولتا ہے تو اس کی بدبو کے باعث فرشتہ اس سے ایک میل دور چلا جاتا ہے۔''

فوائد:۔(1) جس طرح مادی چیزوں میں خوشبو اور بدبو ہوتی ہے اسی طرح اچھے اور بُرے کلمات میں بھی خوشبو اور بدبو ہوتی ہے جس کو اللہ کے فرشتے اور نیک وصالح انسان محسوس کرتے ہیں۔

(2) جھوٹ بولنا ہر حال میں گناہ بلکہ بہت بڑا گناہ ہے مگر بعض صورتوں میں اس کی سنگینی اور بھی بڑھ جاتی ہے، ان میں ایک صورت یہ ہے کہ کوئی آپ پر پورا بھروسہ اور اعتماد کرتے ہوئے آپ کو بالکل سچا اور اپنا معتمد سمجھتا ہو اور آپ اس کے اعتماد و اعتبار اور حُسنِ ظن سے ناجائز فائدہ اُٹھا کر اس کے سامنے جھوٹ بولیں اور اس کو دھوکا دیں۔حضرت سفیان بن اسید حضرمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "كَبُرَتْ خِيَانَةً اَنْ تُحَدِّثَ اَخَاكَ حَدِيْثًا هُوَ لَكَ بِهٖ مُصَدِّقٌ وَاَنْتَ لَهٗ بِهٖ كَاذِبٌ۔" ''یعنی بہت بڑی خیانت کی بات ہے کہ تم اپنے بھائی سے ایسی بات کہو کہ وہ تم کو سچا سمجھے اور تم اس میں جھوٹ بول رہے ہو۔''

(سنن ابوداود، رقم الحدیث (4971)، کتاب الادب، باب: فی المعاریض)

١☆ جامع الترمذی، رقم الحدیث (1972)، ابواب البر والصلة عن رسول اللہ ﷺ، باب ماجاء فی الصدق والکذب۔ مشکوٰة المصابیح، رقم الحدیث (4843)، باب حفظ اللسان والغیبة والشتم۔

IT Department Soutul Awliya

(3) جھوٹ مومن کی شان کے خلاف ہے اس لیے اگر کسی مسلمان میں یہ بُری خصلت ہوتو اس کو دُور کرنے کی فکر کرے اور اپنے ایمان کو کامل بنانے کی کوشش کرے۔

حضرت صفوان بن سُلیم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، حضور نبی اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم سے پوچھا گیا: "اَیَکُوْنُ الْمُؤْمِنُ جَبَانًا؟ فَقَالَ: "نَعَمْ۔" قِیْلَ لَهٗ: اَیَکُوْنُ الْمُؤْمِنُ بَخِیْلًا؟ فَقَالَ: "نَعَمْ۔" فَقِیْلَ لَهٗ: اَیَکُوْنُ الْمُؤْمِنُ کَذَّابًا؟ فَقَالَ: "لَا۔" یعنی کیا مومن بزدل ہوسکتا ہے؟ آپ نے فرمایا: "ہاں۔" عرض کیا گیا: کیا مومن بخیل ہوسکتا ہے؟ فرمایا: "جی ہاں۔" عرض کیا گیا: کیا مومن جھوٹا ہوسکتا ہے؟ آپ نے فرمایا: "نہیں۔"

(المؤطا لامام مالک، کتاب الکلام، باب ماجاء فی الصدق والکذب)

مشقی سوالات

سوال1:۔حدیث نمبر(37) ترجمہ کے ساتھ زبانی یاد کریں۔

سوال2:۔کیا اچھے اور بُرے کلمات میں بھی خوشبو اور بدبو ہوتی ہے؟

سوال3:۔وہ بُو کون لوگ محسوس کرتے ہیں؟

سوال4:۔جھوٹ کی ایک سنگین صورت کیا ہے؟

سوال5:۔کیا مومن جھوٹا ہوسکتا ہے؟

خاموشی کی فضیلت

حدیث نمبر38

عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَیْنٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "مُقَامُ الرَّجُلِ بِالصَّمْتِ اَفْضَلُ مِنْ عِبَادَةِ سِتِّیْنَ سَنَةً"۔ [1☆]

ترجمہ:۔ حضرت عمران حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے فرمایا: "آدمی کا خاموشی پر قائم رہنا ساٹھ سال کی عبادت سے بہتر ہے۔"

فوائد:۔(1) اللہ تعالیٰ نے زبان کو تمام انسانی اعضا (Organs) پر بلندی عطا فرمائی ہے۔ اگر یہ فرماں بردار ہو، تو اس سے زیادہ اجر و ثواب حاصل کرنے والا کوئی عضو نہیں اور اگر یہ گناہ کرے تو اس سے بڑا گناہ گار کوئی عضو نہیں۔

(۲) مفتی احمد یار خاں نعیمی رحمۃ اللہ علیہ اس حدیث کی شرح میں لکھتے ہیں: "یعنی اگر کوئی شخص ساٹھ سال عبادت کرے مگر زیادہ باتیں بھی کرے، اچھی بُری بات میں تمیز نہ کرے، اس سے بہتر یہ ہے کہ تھوڑی دیر خاموش رہے، کیونکہ خاموشی میں فکر بھی ہوئی، اصلاحِ نفس بھی، معارف وحقائق (علم وفضل اور حقیقت) میں استغراق بھی، ذکرِ خفی کے سمندر میں غوطہ لگانا بھی، مراقبہ بھی، یہ نعمتیں اگرچہ ایک ساعت کی ہوں ساٹھ سال کی خشک عبادت سے افضل ہیں۔ اس لیے صوفیائے کرام فرماتے ہیں کہ ایک ساعت کی فکر ہزاروں سال کے ذکر سے افضل ہے۔ (مرآۃ المناجیح، ج:6،ص:330)

امام سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: "پہلی عبادت خاموشی ہے پھر علم حاصل کرنا، پھر اس پر عمل کرنا اور پھر اس کی حفاظت (یاد رکھنا وغیرہ) اور پھر اس کی اشاعت کرنا۔" (روضۃ العُقلاء، ص:78، لامام ابوحاتم محمد بن حبّان البستی علیہ الرحمہ)

1☆ مشکوٰۃ المصابیح، رقم الحدیث (۴۸۶۵)، باب حفظ اللسان الخ۔
البیہقی فی شعب الایمان، رقم الحدیث (۴۹۵۳)

I.T. Department Soutul Amiya

(3) فضول باتوں سے اجتناب اور غور وفکر کے ساتھ خاموش رہنا میزان پر بہت وزنی عمل ہوگا، چونکہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے فرمایا: ''میزان پر دو خصائل جو بہت وزنی ہیں وہ ہیں: طُوْلُ الصَّمْتِ وَحُسْنُ الْخُلُقِ'' یعنی لمبی خاموشی اور خوش خلقی۔

(مشکوٰۃ المصابیح، باب حفظ اللسان، رقم الحدیث (4867)

مشقی سوالات

سوال1:۔حدیث نمبر (38) ترجمہ کے ساتھ زبانی یاد کریں۔

سوال2:۔اللہ تعالیٰ نے کس چیز کو تمام اعضائے انسانی پر بلندی عطا فرمائی ہے؟

سوال3:۔کون سی خاموشی ساٹھ سال کی عبادت سے افضل ہے؟

سوال4:۔امام سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ خاموشی کے بارے میں کیا فرماتے ہیں؟

سوال5:۔کون سا عمل میزان پر وزنی ہوگا؟

ویران گھر

حدیث نمبر39

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: ''اِنَّ الَّذِیْ لَیْسَ فِیْ جَوْفِهٖ شَیْءٌ مِّنَ الْقُرْاٰنِ کَالْبَیْتِ الْخَرِبِ۔''[1]☆

ترجمہ:۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''جس دل میں ذرہ برابر بھی قرآن نہیں وہ (دل) ویران گھر کی مانند ہے۔''

فوائد:۔ (1) قرآنِ حکیم بادشاہوں، حاکموں کے لیے قانون، مجاہدین کے لیے ہتھیار، بیماروں کے لیے شفا، ضعیفوں کمزوروں کے لیے سہارا، گمراہوں کے لیے مشعلِ راہ، اندھوں اور غافلوں کے لیے عصا، مُردہ دلوں کی زندگی، تاریک باطن کے لیے نور، ناقصوں کا ہادی، کاملوں کا رہبر، عابدین کا سکون، عارفین کا چین، ذاکر کی غذا، صالحین کی روح، غرض کہ ساری کائنات کی رُشد وہدایت کا سامان قرآن میں موجود ہے۔

(2) تاریخ شاہد ہے کہ مسلمانوں نے جب قرآنِ پاک کو اپنا ضابطۂ حیات بنایا، اس پر عمل کیا، اس کے پیغام کو لے کر اُٹھے اور اللہ کے دین کو غالب کرنے کے لیے جہاد کیا تو وہ سربلند ہوگئے۔ قیصر وکسریٰ کی سلطنتیں ان کے زیرِ نگین آگئیں۔ لیکن جب قرآن اور صاحبِ قرآن حضور محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مسلمان دور ہوئے تو مسلمان پستی اور ذلّت و خواری کے شکار ہوگئے۔ علّامہ اقبال نے کیا خوب کہا ہے ؎

خوار از مہجوریٔ قرآں شُدی　　　شکوہ سنج گردشِ دوراں شُدی

ترجمہ:۔ تو قرآن کو چھوڑ کر ذلیل ہوا لیکن زمانے کی گردش کا گلہ کرنے لگا۔

[1]☆ جامع الترمذی، رقم الحدیث (2913)، ابواب فضائل القرآن، باب: ان الذی لیس فی جوفه من القرآن کالبیت الخرب، مشکوٰۃ المصابیح، رقم الحدیث (2135)، کتاب فضائل القرآن۔

I.T. Department Soutul Awliya
FOR MORE VISIT OUR OFFICIAL SITE (WWW.TSAJK.ORG) FOR MORE VISIT OUR OFFICIAL SITE (WWW.TSAJK.ORG) FOR MORE VISIT OUR OFFICIAL SITE (WWW.TSAJK.ORG)

(3) گھر کی آبادی انسان وسامان سے ہے، دل کی آبادی قرآن سے ہے، باطن یعنی روح کی آبادی ایمان سے۔ جس کو قرآن بالکل یاد نہ ہو یا اگرچہ یاد تو ہو مگر کبھی تلاوت نہ کرے یا اس کے خلاف عمل کرے اس کا دل ایسا ہی ویران ہے جیسے انسان وسامان سے خالی گھر۔

آباد وہی دل ہے کہ جس میں تمہاری یاد ہے
جو یاد سے غافل ہوا ویران ہے برباد ہے

مشقی سوالات

سوال1:۔ حدیث نمبر (39) ترجمہ کے ساتھ زبانی یاد کریں۔
سوال2:۔ کون سا دل ویران گھر کی طرح ہے؟
سوال3:۔ قرآنِ مجید میں کیا کیا موجود ہے؟
سوال4:۔ مسلمان ذلّت اور پستی کے شکار کیوں ہوئے؟
سوال5:۔ دل اور روح کی آبادی کس سے ہے؟

آخری زمانے کے لوگوں کی حالت

حدیث40

عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ: ''یَکُوْنُ فِیْ اٰخِرِ الزَّمَانِ اَقْوَامٌ اِخْوَانُ الْعَلَانِیَۃِ اَعْدَاءُ السَّرِیْرَۃِ،'' فَقِیْلَ: یَارَسُوْلَ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْکَ وَسَلَّمَ! فَکَیْفَ یَکُوْنُ ذٰلِکَ؟ قَالَ: ''ذٰلِکَ بِرَغْبَۃِ بَعْضِہِمْ اِلٰی بَعْضٍ۔''☆[1]

ترجمہ:۔ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلَّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلَّم نے فرمایا: ''آخری زمانہ میں ایسے لوگ ہوں گے جو ظاہر میں بھائی اور باطن میں دشمن ہوں گے۔'' عرض کیا گیا یارسول اللہ! یہ حال کس وجہ سے ہوگا؟ آپ صلَّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلَّم نے فرمایا: ''اس لیے کہ وہ ایک دوسرے پر طمع رکھتے ہوں گے اور ایک دوسرے سے ڈرتے ہوں گے۔''

فوائد:۔ (1) اس حدیث شریف میں آخری زمانہ کے لوگوں کی ایک حالت بیان کی گئی ہے وہ یہ کہ لوگ ظاہر میں دوست اور بھائی بنے ہوئے ہوں گے اور اندرونی طور دشمن ہوں۔

(2) اس حالت کی وجہ ایک دوسرے سے حرص ولالچ اور خوف وڈر ہوگا۔

(3) حرص کی دو قسمیں ہیں ایک مذموم (بُری) اور دوسرا غیر مذموم مگر اس کا چھوڑنا بھی افضل ہے۔ مذموم حرص (لالچ، خواہش) تو یہ ہے کہ انسان کو خدائی احکام کی ادائیگی سے روکنے لگے یا مال اس غرض سے جمع کرنا کہ دوسروں سے بڑھ جائے یا فخر ومباہات (شان و شوکت کا اظہار) کرے۔

غیر مذموم حرص یہ ہے کہ کسب مال (مال حاصل کرنے) میں اللہ تعالیٰ کے کسی حکم کا بھی

---

[1]☆ مسند احمد، رقم الحدیث (22405)، حدیث معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ۔ مشکوٰۃ المصابیح، رقم الحدیث (5330)، کتابُ الرقاق، بابُ الرباءِ والسمعۃ۔

FOR MORE VISIT OUR OFFICIAL SITE (WWW.TSAJK.ORG) FOR MORE VISIT OUR OFFICIAL SITE (WWW.TSAJK.ORG) FOR MORE VISIT OUR OFFICIAL SITE (WWW.TSAJK.ORG)

I.T. Department Soutul Awliya

تارک نہ ہواور نہ ہی اس سے مقصود دوسروں پر فخر کرنا ہو۔ (تنبیہ الغافلین اردو، ص:245)

مشقی سوالات

سوال1:۔حدیث نمبر (40) ترجمہ کے ساتھ زبانی یاد کریں۔

سوال2:۔آخری زمانہ میں کیسے لوگ ہوں گے؟

سوال3:۔آخری زمانہ میں لوگوں کی ایسی حالت کیوں ہوگی؟

سوال4:۔حرص کی کتنی قسمیں ہیں؟

سوال5:۔مذموم حرص کیا ہے؟

سوال6:۔غیر مذموم حرص کیا ہے؟

I.T. Department Soutul Awliya